مُسلسل اِشاعت کے ۵۴ سال

شمارہ: ۶ جلد: ۲۱ | جمادی الثانی ۱۴۳۸ مارچ 2017

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماھنامہ

لولاک

مُلتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

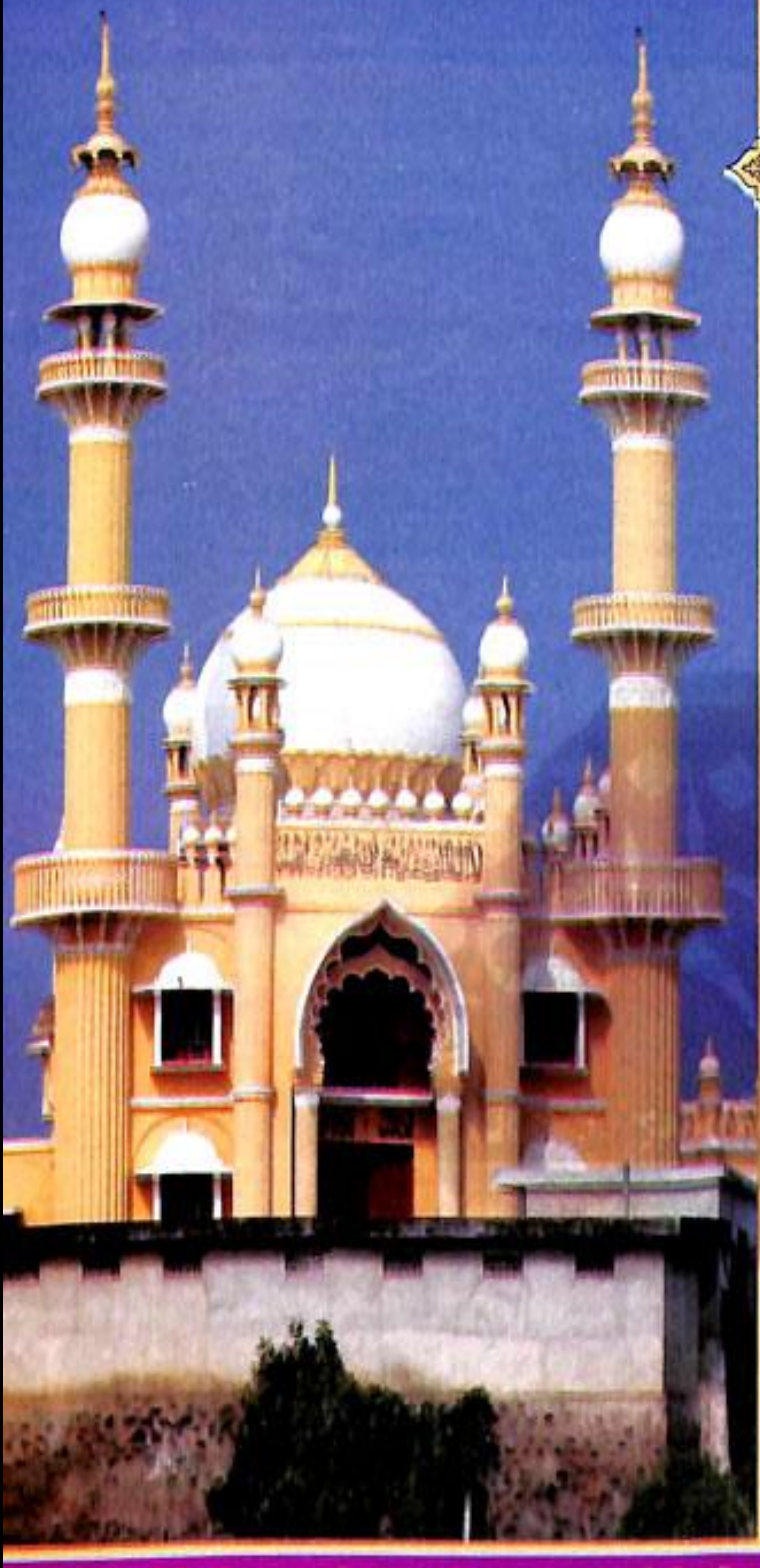

اُسوۂ حسنہ کی جامعیت

دین کی حقیقت

صدر مملکت جناب ممنون حسین کے نام کھلا خط

رئیس المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان، حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی، قاری نذیر احمد کا سانحہ ارتحال

محاسبہ قادیانیت جلد ۵ کا مقدمہ

قادیانی دجال کا استیصال

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۶

جلد : ۲۱

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری
حضرت مولانا عبدالرحمن میانوی
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوری
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی
مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر
خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات
حضرت مولانا محمد شریف جالندھری
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہید
صاحبزادہ طارق محمود

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفےٰ	غلام مصطفےٰ چوہدری ایڈووکیٹ
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر : عزیز احمد مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ، ملتان فون : 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

مضمون	مصنف	صفحہ
رئیس المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان ؒ	مولانا اللہ وسایا	03
حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی ؒ	// //	05

مقالات ومضامین

مضمون	مصنف	صفحہ
اسوۂ حسنہ کی جامعیت	حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر ؒ	07
اصحاب بدر کا اجمالی تعارف (قسط نمبر:22)	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	13
دین کی حقیقت	حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ	17
جنت کا راستہ	حضرت مولانا محمد ابرار الحق	22
آب زم زم کے اسماء مبارکہ	انتخاب: مولانا محمد وسیم اسلم	25
تاریخ خلیفہ ابن خیاط ؒ (قسط نمبر:11)	ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری	27

شخصیات

مضمون	مصنف	صفحہ
ہائے کیا لوگ تھے جو دام اجل میں آئے	محمد متین خالد	32
حضرت مولانا محمد اسلم چشتی ؒ	مولانا اللہ وسایا	35
حضرت مولانا قاری نذیر احمد ؒ	// //	36

رد قادیانیت

مضمون	مصنف	صفحہ
قادیانی دجال کا استیصال..... حصہ نظم (قسط نمبر:2)	مولانا سعد اللہ لدھیانوی ؒ	40
محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۵ کا مقدمہ	مولانا اللہ وسایا	45
اکبر شاہ خان نجیب آبادی کے متعلق نیا انکشاف	// //	48
صدر مملکت جناب ممنون حسین کے نام کھلا خط	(تحفظ ناموس رسالت آل پارٹیز کانفرنس)	49

متفرقات

مضمون	مصنف	صفحہ
تبصرۂ کتب	ادارہ	52
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	54

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

رئیس المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ!

۱۵ر فروری ۲۰۱۷ء رات قریباً ساڑھے نو بجے حضرت مولانا سلیم اللہ خان کراچی میں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ اس وقت پاکستان کے دیوبندی مکتب فکر کے سب سے بڑے محدث، استاذ العلماء، قابل احترام، لائق تکریم سب سے بڑی مذہبی شخصیت تھے۔ آپ جامعہ فاروقیہ کراچی کے بانی، مہتمم اور شیخ الحدیث تھے۔ وفاق المدارس العربیۃ پاکستان کے صدر، تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے رئیس تھے۔ آپ کو پورے ملک کے دینی حلقہ میں بڑا وقیع مرتبہ حاصل تھا۔ اپنے مکتب فکر کی تمام دینی جماعتوں کے سربراہان آپ کو اپنی اپنی جماعتوں کا سرپرست تسلیم کرتے تھے۔

آپ ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۶ء کو انڈیا ضلع مظفر نگر کے قصبہ حسن پور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی سکول کی تعلیم یہاں سے حاصل کی۔ پھر دینی تعلیم کے لئے جلال آباد مدرسہ مفتاح العلوم میں داخل ہوئے۔ آخری تین سال دارالعلوم دیوبند میں رہ کر دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کی۔ آپ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگردوں میں شامل تھے۔

زہے نصیب! کہ فراغت کے بعد اپنی پہلی مادر علمی جلال آباد میں پڑھانا شروع کیا۔ اس وقت مدرسہ مفتاح العلوم کی حالت قابل ترس تھی۔ آپ نے دن رات محنت کر کے اسے صدا بہار بنادیا۔ چہار جانب سے طلباء آنے لگے۔ دورۂ حدیث شریف تک کی تعلیم ہونے لگی۔ چند سالوں میں آپ کی تدریس کی شہرت نے ملک گیر حیثیت حاصل کرلی۔ مظاہر العلوم سہارنپور، دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ کے صاحبزادے آپ کے پاس پڑھنے کے لئے آنے لگے۔ یہ محض قدرت کا کرم، اساتذہ کے اعتماد کی برکات تھیں۔ حق تعالیٰ نے اس مدرسہ کو ایک بار پھر اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء کا مصداق بنادیا۔

حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۵۴ء میں پاکستان آئے تو دارالعلوم ٹنڈو اللہ یار خان میں پڑھانا شروع کیا۔ یہ وہ دور تھا کہ جب یہاں بڑے بڑے نابغہ روزگار حضرات تدریس کے مناصب پر براجمان تھے۔ ان حضرات کے ہوتے ہوئے آپ نے اپنی تدریس کا مقام رفیع حاصل کیا۔

تین سال یہاں پڑھانے کے بعد آپ پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

کی دعوت پر دار العلوم کراچی آ گئے۔ دس سال یہاں پر منتہی کتب کے فاضل اجل استاذ اور ماہر مدرس کے طور پر اپنا لوہا منوایا۔ ذالک فضل اللہ عظیما !

۱۹۶۷ء میں جامعہ فاروقیہ کی بنیاد رکھی۔ آج یہ ملک عزیز کے صف اوّل کے مدارس میں اپنا نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اس کی کوہ قامت عمارتیں مولانا سلیم اللہ خان ؒ کے بلند حوصلہ پر دلالت کرتی ہیں۔ عرصہ ہوا کہ جامعہ فاروقیہ کی تمام تر عمارتیں اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگ دامنی کی شکایت کرنے لگیں تو آپ نے حب سائیڈ پر وسیع رقبہ حاصل کر کے تعمیرات کا آغاز کیا۔ جو آج حقیقت ثابتہ کا مظہر ہیں۔ وفاق المدارس کی سربراہی دینی حلقہ میں ایک وقیع ورفیع منصب ہے۔ حضرت علامہ شمس الحق افغانی ؒ، حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری ؒ، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری ؒ، حضرت مولانا مفتی محمود ؒ، حضرت مولانا ولی حسن ؒ ایسے حضرات اپنے اپنے عہد میں اس کی قیادت کرتے رہے۔ قریباً چالیس سال سے مولانا سلیم اللہ خان ؒ وفاق المدارس کے رئیس چلے آ رہے تھے۔ اس عرصہ میں وفاق المدارس نے جو ترقی کے منازل طے کئے جس سرعت کے ساتھ یہ کامیابیوں اور کامرانیوں کا چمکتا دمکتا نشان بنا، وہ تاریخ کا حصہ ہے۔

پرویز دور حکومت میں دینی حلقہ بالخصوص مدارس عربیہ پر جو سخت کڑا اور مشکل وقت آیا۔ یہ حضرت مولانا سلیم اللہ خان ؒ کی قیادت باسعادت اور جرأت وہمت کا صدقہ ہے کہ نہ صرف وفاق المدارس بلکہ ملک کے تمام مکاتب فکر کے جملہ مدارس اور تنظیمات مدارس دینیہ کو دباؤ کے ماحول سے نکال کر امن وسلامتی اور خود مختاری کی کشتی کو ساحل مراد پر لاکھڑا کیا۔ بلاشبہ آج بھی کٹھن کا ماحول یا آزمائش کی بھٹی کی تلخی موجود ہے۔ لیکن سابقہ دور کے مقابل میں کچھ بھی نہیں۔ تمام تر حکومتی کوششوں کے باوجود وہی نصاب، وہی تعلیمی ماحول، وہی مدارس کی آزادی کا ماحول، تمام دینی قیادت کی بلند فکری اور بیدار مغزی کی دلیل بین ہے۔ جس کی زمام قیادت مولانا سلیم اللہ خان ؒ کے دست مبارک میں تھی۔ تمام تر آزمائشی دور میں آپ جس ثبات قدمی کے ساتھ میدان عمل میں ڈٹے رہے۔ آپ کی زندگی کا سنہری باب ہے۔

اس سے ہٹ کر صرف ختم نبوت کے تحفظ کے حوالہ سے آپ کی خدمات جلیلہ کا جائزہ لیں تو وفاق المدارس کے درجہ سابعہ میں ''آئینہ قادیانیت'' کو داخل نصاب کیا۔ حضرت مولانا ؒ کی ذات گرامی کی کمال ذمہ داری کو ملاحظہ کریں کہ اس کتاب کے لئے پہلے سوالات مرتب کرنے کا حکم دیا۔ ان کو پڑھ کر پھر جوابات کے لئے کتاب کی تیاری کا ارشاد فرمایا۔ جب کتاب چھپ کر تیار ہوگئی تو کتاب کی ایک ایک سطر کو پڑھ کر اس میں نہ صرف ترامیم کیں بلکہ اس کی پروف ریڈنگ بھی کی۔ اس سے اندازہ فرمائیں کہ وہ کس قدر

احساس ذمہ داری سے سرشار تھے کہ اس کی ایک ایک سطر کو بغیر نظر ثانی کے نہیں جانے دیا۔ ان مراحل کے بعد پھر نصاب کمیٹی میں اس کو منظور کرایا۔ پھر عاملہ میں لا کر حتمی منظوری سے سرفراز فرمایا۔ آپ کی صرف ایک یہ وہ نیکی ہے جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی ذمہ داری کو نبھا رہی ہے۔ نہیں یاد کہ کسی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے درخواست کی ہو اور آپ نے عذر فرمادیا ہو۔ صحت کے زمانہ میں ہر حال میں شرکت فرماتے۔ بارہا چناب نگر ختم نبوت کانفرنسوں پر تشریف آوری سے سرفراز فرمایا۔ لاہور بادشاہی مسجد، اسلام آباد آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس، ختم نبوت کانفرنس ایبٹ آباد، اندرون سندھ سنجر چانگ، قدوم میمنت لزوم سے زیر احسان فرمایا۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ کے آخری عہد میں کئی روز تک خانقاہ شریف قیام فرمایا۔ کہاں کراچی؟ کہاں خانقاہ سراجیہ؟ لیکن آپ کی نسبت نوازیوں کو دیکھئے اور سر دھنئے، حضرت خواجہ خان محمد ؒ کے جنازہ پر تشریف لائے۔ رش کی وجہ سے کئی میل وہیل چیئر پر سفر کیا۔ لیکن جنازہ میں شرکت فرمائی۔ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ کے جنازہ پر تشریف لائے۔ جنازہ پڑھایا۔ تعزیتی مضمون لکھا اور بھرپور شفقتوں سے نوازا۔

فقیر راقم قارئین سے درخواست گزار ہے کہ مدرسہ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ میں واقع ہے۔ ضلعی مسئول کے لئے، سنٹر بنانے کے لئے، حفظ کے مسئول کے لئے جو جائز درخواست کی وہ آپ نے پورا کرنے میں تاخیر نہ فرمائی۔ آپ نے ہمیشہ سچ کو اپنایا۔ خود حق و سچ پر چلے، اوروں کو چلنے کا پابند بنایا۔ یہی وہ آپ کی خوبیاں ہیں جو مدتوں آپ کی یاد دلاتی رہیں گی۔ وفاق المدارس کے سلسلہ میں آپ احساس ذمہ داری کا اتنا اونچا معیار مقرر کر کے گئے ہیں کہ اسے اب نظر انداز کرنا ناممکن نہیں، تو مشکل ضرور ہوگا۔

حق تعالیٰ ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی روایات کو زندہ رکھنے کی توفیق سے سرفراز فرمائیں۔ آمین!

حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی ؒ

پاکستانی وقت کے مطابق ۹ بجے شب ۱۶ جنوری ۲۰۱۷ء کو جنوبی افریقہ کے شہر ڈربن کے ہسپتال میں حضرت مولانا ملک عبدالحفیظ مکی انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا عبدالحفیظ مکی ؒ امرتسر میں پیدا ہوئے۔ تقسیم کے بعد پاکستان فیصل آباد کارخانہ بازار میں آپ کا خاندان منتقل ہوا۔ آپ کے والد گرامی ملک عبدالحق ؒ کاروباری انسان تھے۔ ٹرنک سازی کا کام

شروع کیا اور اس میں خوب ترقی کی۔ ملک عبدالحق ؒ کی مذہبی سرگرمیوں کا مرکز تبلیغی جماعت تھی اور ملک برادری کا یہ پورا کنبہ ہی تبلیغ سے جڑا ہوا تھا۔ ملک عبدالحق ؒ اس زمانہ میں حج کے لئے حجاز مقدس گئے۔ اس دور میں والی حرمین، عصر کے بعد موجودہ باب عبدالعزیز کے باہر نشست کرتے تھے۔ لوگ درخواستیں دیتے۔ وہ موقعہ پر احکام جاری کرتے۔ مولانا عبدالحفیظ مکی ؒ کے والد گرامی نے نیشنیلٹی کی درخواست دی۔ انہوں نے منظوری دے دی۔ یوں آپ والدین سمیت سعودی شہریت کے مالک بن گئے۔

قدرت کے فیصلے دیکھئے! امرتسری سے لائل پوری (فیصل آبادی) بنے۔ اب لائل پوری سے مکی بن گئے۔ ان کا تبلیغ سے وابستگی کے باعث ہند کے اکابر تبلیغ سے پرانا تعلق تھا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا ؒ سمیت جو بھی حجاز مقدس تشریف لاتے ان کی میزبانی کا اس گھرانہ کو اعزاز حاصل ہوتا۔ مولانا عبدالحفیظ مکی ؒ نے مکہ مکرمہ میں عصری تعلیم حاصل کی۔ دورۂ حدیث شریف کے لئے مظاہر العلوم سہارنپور گئے۔ فراغت کے بعد واپس تشریف لائے تو آپ حضرت شیخ الحدیث ؒ کی، پورے خاندان کی طرح بیعت کر چکے تھے۔ جب شیخ الحدیث ؒ حجاز مقدس تشریف لاتے تو جدہ ایئرپورٹ آمد سے واپسی تک آپ حضرت شیخ الحدیث ؒ کے سواری سمیت حاضر باش خادم ہوتے۔ مریدی، شاگردی اور تبلیغ کے اس تعلق نے اور گہرا رنگ اختیار کیا۔ حضرت شیخ الحدیث ؒ نے تصوف کے اسباق کی تکمیل پر آپ کو خلافت سے سرفراز فرمایا۔ مولانا عبدالحفیظ مکی ؒ کے پاس سعودی نیشنیلٹی تھی۔ کبھی حضرت شیخ الحدیث ؒ مہینوں سعودی عرب، تو کبھی مکی صاحب ؒ مہینوں سہارنپور۔ ساتھ رہے اور خوب رہے۔ پھر بیرون ممالک کے اسفار میں ساتھ رہا۔ ایک وقت تھا کہ اسفار کی ترتیب اور ڈاک ملک عبدالحفیظ مکی ؒ کے سپرد ہوتی تھی۔ حضرت شیخ الحدیث ؒ مستقل مدینہ طیبہ رہنے لگے تو حاضری کے مواقع اور زیادہ ہوگئے۔ حضرت شیخ الحدیث ؒ کے مکاتیب پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا ملک عبدالحفیظ مکی ؒ پر حضرت شیخ الحدیث ؒ بہت اعتماد فرماتے تھے۔ زہے نصیب!

راقم کا حضرت مکی صاحب ؒ سے تعلق ستر کی دہائی سے ہے۔ اس پر گویا چالیس سال بیت گئے۔

اس دوران میں پاکستان، برطانیہ، بنگلہ دیش، حجاز مقدس نہ معلوم کتنے سفر اکٹھے ہوئے۔ کتنی میٹنگوں میں شرکت رہی، کتنی کانفرنسوں میں ساتھ رہا۔ عینی شہادت ہے کہ آپ اچھے انسان اور محبتوں والے شخص تھے۔ آپ کے جماعتی، تبلیغی، روحانی اسفار خوب ہوتے تھے۔ اس وقت بھی سفر پر تھے اور خوش بختی و بلند نصیبی ملاحظہ ہو کہ اس دوران رحمت حق کے حضور چل دیئے۔ رحمت عالم خاتم النبیین ﷺ کے صدقے اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازیں۔ آمین! ثم آمین!

اسوۂ حسنہ کی جامعیت

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ

دنیا میں جتنے بھی رسول اور نبی تشریف لائے ہیں۔ ہم ان سب کو سچا مانتے اور ان پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں اور ایسا کرنا ہمارے فریضہ اور عقیدہ میں داخل ہے۔’’ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ‘‘ مگر اس ایمانی اشتراک کے باوجود بھی ان میں سے ہر ایک میں کچھ ایسی نمایاں خصوصیات اور کچھ جداگانہ کمالات وفضائل ہیں جن کو تسلیم کئے بغیر ہرگز کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

مثلاً آنحضرتﷺ سے پہلے جتنے انبیاء ورسل علیہم السلام تشریف لائے ہیں تو ان سب کی دعوت کسی خاص خاندان اور کسی خاص قوم سے مخصوص رہی۔ حضرت نوح علیہ السلام تشریف لائے تو اپنی دعوت کو صرف اپنی ہی قوم تک محدود رکھا۔ حضرت ہود علیہ السلام جلوہ افروز ہوئے تو فقط قوم عاد کو خطاب کیا۔ حضرت صالح علیہ السلام مبعوث ہوئے تو محض قوم ثمود کی فکر لے کر آئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم کے پیغمبر تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو نجات دلانے کے لئے بھیجے گئے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو بس بنی اسرائیل کی کھوئی بھیڑوں کی تلاش اور سراغ میں نکلے تھے۔ جب غیروں نے ان کے روحانی کمالات سے استفادہ کرنے کی اپیل کی تو انہوں نے جواب میں کہا: لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔

(انجیل متی، باب۱۵، آیت۲۶)

یہی وجہ تھی کہ ان پیغمبروں میں سے کسی ایک نے بھی اپنی قوم سے باہر نظر نہیں ڈالی۔ لیکن جب رحمت خداوندی کی وہ عالمگیر گھٹا جو فاران کی چوٹیوں سے اٹھی تھی جس سے انسانیت وشرافت، دیانت و امانت، عدل وانصاف اور تقویٰ وورع کی مرجھائی ہوئی کھیتیاں پھر سے سرسبز وشاداب ہوکر لہلہا اٹھیں۔ وہ قوم و جماعت، ملک وزمین، مشرق ومغرب شمال وجنوب اور بروبحر کی تمام قیدوں اور پابندیوں سے بالکل آزاد تھی، وہ بلاامتیاز وطن وملت، بلاتفریق نسل وخاندان، بدوں تمیز رنگ وخون بغیر لحاظ سیاہ وسپید اور بے اعتبار حسب ونسب تا قیامت پوری نسل انسانی کے لئے رحمت مہداۃ بن کر نمودار ہوئی اور ربّ ذوالاحسان نے خود آپ ہی کی زبان فیض رساں سے یہ اعلان کردیا کہ:

’’قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (اعراف:۱۹)‘‘ ﴿آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔﴾

وہ ابر کرم اٹھا تو فاران کی چوٹیوں سے، مگر سب روئے زمین پر پھول برساتا اور مژدہ جانفزا سناتا

ہوا چھا گیا اور پوری دھرتی کے چپہ چپہ پر خوب کھلکھلا کر برسا۔ دشت وصحرا نے اس سے آسودگی حاصل کی۔ بحر و بر اس سے سیراب ہوئے۔ چمنستانوں نے اس سے رونق پائی اور ویرانوں کو اس کی فیض پاشی نے لعل وگوہر سے معمور کردیا۔ اہل عرب اس سے مستفید ہوئے۔ باشندگانِ عجم نے اس سے اکتساب فیض کیا۔ یورپ نے اس کی خوشہ چینی کی اور ایشیا اس کا گرویدہ بنا۔ دنیا کے تمام گمراہوں کو وادیٔ ضلالت سے نکالنے کی اس نے راہ نمائی کی اور آوارگانِ دشت غوایت کی رہبری کی اور نسل انسانی کے سب مایوس مریضوں اور ہر قسم کے ناامید بیماروں کو زود اثر تریاق اور نسخۂ شفا بخشا:

اتر کر حراء سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

آنحضرت ﷺ کی نبوت ورسالت صرف نسل انسانی ہی کے لئے نہیں بلکہ جنات بھی اس امر کے مکلف اور پابند ہیں کہ آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کا اقرار کر کے آپ ﷺ کی شریعت پر عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نجاتِ اخروی تلاش کریں۔ ثقلین (انس وجن) کا مکلف ہونا نیز جنات کا قرآنِ کریم کو غور وفکر سے سن کر اس پر ایمان لانا اور پھر جا کر اپنی قوم کو تبلیغ کرنا قرآن مجید میں اس کی صراحت ہے اور عالمین کے مفہوم میں جنات بھی شامل ہیں۔ قرآنِ کریم میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے نذیر بنا کر بھیجا گیا: ”لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا“

اور خود جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ”ارسلت الی الاحمر والاسود قال مجاهد الانس والجن (مستدرک جلد۲، ص۴۲۴ قال الحاکم ؒ والذہبی ؒ علی شرطهما)“ مجھے سرخ اور سیاہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ سرخ سے انسان اور سیاہ سے جن مراد ہیں۔

جو مکارم اخلاق آپ ﷺ کو خالق کونین کی طرف سے مرحمت ہوئے تھے اور جن کی تکمیل کے لئے آپ ﷺ کو اس دنیا میں بھیجا گیا تھا، وہ مکلف مخلوق کی فطرت کے جملہ مقتضیات کے عین مطابق تھے اور جن کا مقصد صرف یہی نہ تھا کہ ان کے ذریعہ روحانی مریضوں کو ان کے بستروں سے اٹھا دیا جائے۔ بلکہ یہ بھی تھا کہ اٹھنے والوں کو چلایا جائے اور چلنے والوں کو بسرعت دوڑایا جائے اور دوڑنے والوں کو روحانی کمال اور اخلاقی معراج کی غایۂ قصوی تک اور سعادت دنیوی ہی نہیں بلکہ سعادت دارین کی سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا جائے۔ ان کا خوان نعمت فقط مریضوں کے لئے قوت بخش اور صحت افزاء نہ ہو۔ بلکہ وہ تمام مکلف مخلوق کی اصل فطری اور روحانی لذیذ غذا بھی ہو اور آپ ﷺ کے مکارم اخلاق اور اسوہ حسنہ نے وہ تمام ممکن اسباب مہیا کر دیئے ہیں کہ خلق عظیم کی بلند اور دشوار گزار گھاٹی پر چڑھنا آسان اور سہل ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ کی

بعثت کے اغراض و مقاصد میں سے ایک اہم مقصد یہ بھی تھا جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

’’اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُ تَمِّمَ صَالِحَ الْاَ خْلَاقِ و فی روایۃ مکارم الاخلاق (السراج المنیر، ج:۲، ص:۴۷)‘‘ ﴿مجھے تو اس لئے مبعوث کیا گیا ہے تاکہ میں نیک خصلتوں اور مکارم اخلاق کی تکمیل کروں۔﴾

یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جس طرح دیگر انبیاء کرام علیہم السلام خاص خاص جماعتوں اور مخصوص قوموں کے لئے مصلح اور پیغمبر تھے۔ اسی طرح ان کی روحانیت اور اخلاقی آئینے بھی خصوصی صفات اور اصناف کے مظہر تھے۔ مثلاً حضرت نوح علیہ السلام مجرم اور نافرمان قوم کی نجات کے لئے باوجود قوم کی ایذا رسانی کے سعی بلیغ کی زندہ یادگار تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اخلاص و قربانی کی مجسم مثال تھے کہ انہوں نے اپنے اکلوتے اور عزیز ترین لخت جگر کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا جوئی کے لئے اپنی طرف سے ذبح کر ہی ڈالا اور اس کے حکم کی تعمیل میں کسی قسم کی کوتاہی اور کمزوری نہ دکھائی۔ جس کی ایک ادنیٰ اور معمولی سی برائے نام نقل آج بھی ہر صاحب استطاعت مسلمان اتارتا اور ’’ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمُ ‘‘ کی پیروی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ جدا بات ہے کہ:

تیری ذبح ذبح عظیم کی ہومثیل کیوں کر خلوص میں
نہ خلیل کا سا ہے دل تیرا نہ ذبیح کا سا گلا تیرا

حضرت ایوب علیہ السلام صبر و رضا کے پیکر تھے۔ مصائب و آلام کے بے پناہ سیلاب بہہ گئے۔ مگر وہ مضبوط پہاڑ کی طرح اپنی جگہ ثابت رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی جرأت حق کا ایک اعلیٰ نمونہ تھی کہ فرعون جیسے جابر اور مطلق العنان بادشاہ کے دربار میں ساون کے بادلوں کی طرح گرج اور صاعقۂ آسمانی کی طرح کڑک کر تہلکہ ڈال دیتے تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی صبر آزما حیات یادگار دہر تھی کہ اپنے ہی بیٹوں کے ہاتھ سے پیارے یوسف علیہ السلام کے سلسلہ میں اذیت اور دکھ اٹھا کر صبر جمیل فرما کر خاموش ہو گئے اور اندر ہی اندر آنسوؤں کے طوفان موجیں مارتے ہوئے ساحل امید سے ٹکراتے رہے اور ناامیدی کو قریب نہیں آنے دیا کہ:

نگاہ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں

حضرت یوسف علیہ السلام کی عفت مآب زندگی پاکدامن نوجوانوں کے لئے باعث صد افتخار ہے کہ انہوں نے امرأۃ عزیز کی تمام مکاریوں اور حیلہ جوئیوں کی استخواں شکن زنجیروں کی ایک ایک کڑی کو معاذ اللہ فرماتے ہوئے پاش پاش کر دیا۔

حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کی شاہانہ زندگی ان سب سے نرالی تھی کہ قبائے سلطنت

اور عبائے خلافت اوڑھ کر مخلوق خدا کے سامنے ظہور پذیر ہوئے اور اس طریقہ سے عدل وانصاف کے مطابق ان کی خدمت کا عمدہ فریضہ انجام دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام توکل وقناعت، زہد وخود فراموشی کی ایک پوری کائنات تھے کہ زندگی بھر سر چھپانے کے لئے ایک جھونپڑی بھی نہیں بنائی اور فرمایا: ''اے لوگو! یہ کیوں سوچتے ہو کہ کیا کھاؤ گے؟ فضا کی چڑیوں کے لئے کاشتکاری کون کرتا ہے؟ اور ان کے منہ میں خوراک کون ڈالتا ہے؟ اے لوگو! تمہیں اس کی کیا فکر ہے اور تم یہ کیوں سوچتے ہو کہ کیا پہنو گے؟ جنگل کی سوسن کو اتنی دیدہ زیب پوشاک اور خوبصورت لباس کون پہناتا ہے؟''

یہ تمام بزرگ اور مقدس ہستیاں اپنے اپنے وقت پر تشریف لائیں اور بغیر حضرت مسیح علیہ السلام سب دنیا سے رخصت ہوگئیں۔ لیکن جب قصر نبوت اور ایوان رسالت کی آخری اینٹ کا ظہور ہوا جس کی انتظار میں دہر کہن سال نے ہزاروں برس صرف کر دیئے تھے۔ آسمان کے ستارے اسی دن کے شوق میں ازل سے چشم براہ تھے۔ ان کے استقبال کے لئے لیل ونہار بے شمار کروٹیں بدلتے رہے۔ ان کی آمد سے محض کسریٰ کے محل کے چودہ کنگرے ہی نہیں بلکہ رسم عرب، شان عجم، شوکت روم، فلسفہ یونان اور اوج چین کے قصر ہائے فلک بوس گر کر آن واحد میں پیوند زمین ہوگئے۔ تو پورے کرۂ ارض کے لئے ایک عالمگیر سعادت اور ایک ہمہ گیر رحمت لے کر آئی۔ آپ ﷺ کا وجود مقدس روحانیت کے تمام اصناف کی ایک خوشنما کائنات، اخلاق حسنہ کی ایک دلآویز جاذبیت اور رنگ برنگ گل ہائے اخلاق کا ایک پورا چمنستان تھا۔ امت مرحومہ کے لئے حضرت نوح علیہ السلام کی دلسوزی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خلت، حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر، حضرت داؤد علیہ السلام کی مناجات، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جرأت، حضرت ہارون علیہ السلام کا تحمل، حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت، حضرت یعقوب علیہ السلام کی آزمائش، حضرت یوسف علیہ السلام کی عفت، زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی تقرب الٰہی کے لئے گریہ وزاری اور حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا توکل۔ یہ تمام منتشر اوصاف آپ ﷺ کے وجود مسعود میں سمٹ کر جمع اور یکجا ہوچکے تھے۔ سچ ہے کہ:

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارن تو تنہا داری

غرض کہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ہر ایک کی زندگی خاص خاص اوصاف میں نمونہ اور اسوہ تھی۔ مگر سرور دوجہاں ﷺ کی اعلیٰ وارفع زندگی تمام اوصاف واصناف میں ایک جامع زندگی ہے۔

آپ ﷺ کی سیرت مکمل اور آپ ﷺ کا اسوہ حسنہ ایک کامل ضابطہ حیات اور دستور ہے۔ اس کے بعد اصولی طور پر کسی اور چیز کی سرے سے کوئی حاجت ہی باقی نہیں رہ جاتی۔ نہ کسی اور نظام وقانون کی ضرورت ہی محسوس ہو سکتی ہے:

سب کچھ خدا سے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ مرے اس دعا کے بعد

اگر آپ بادشاہ اور سربراہ مملکت ہیں تو شاہ عرب اور فرماں روائے عالم کی زندگی آپ کے لئے نمونہ ہے۔ اگر آپ فقیر ومحتاج ہیں تو کملی والے کی زندگی آپ کے لئے اسوہ ہے۔ جنہوں نے کبھی دقل (ردی قسم کی کھجوریں) بھی پیٹ بھر کر نہ کھائیں۔ جن کے چولہے میں بسا اوقات دو دو ماہ تک آگ نہیں جلائی جاتی تھی۔

اگر آپ سپہ سالار اور فاتح ملک ہیں تو بدر وحنین کے سپہ سالار اور فاتح مکہ کی زندگی آپ کے لئے ایک بہترین سبق ہے جس نے عفو وکرم کے دریا بہا دیئے تھے اور ''لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ'' کا خوش آئند اعلان فرما کر تمام مجرموں کو آنِ واحد میں معافی کا پروانہ دے کر بخش دیا تھا۔

اگر آپ قیدی ہیں تو شعب ابی طالب کے زندانی کی حیات آپ کے لئے درس عبرت ہے۔ اگر آپ تارک دنیا ہیں تو غار حراء کے گوشہ نشین کی خلوت آپ کے لئے قابل تقلید عمل ہے۔

اگر آپ چرواہے ہیں تو مقام ''اجیاد'' میں آپ کو چند قراریط (ٹکوں) پر اہل مکہ کی بکریاں چراتے دیکھ کر تسکین قلب حاصل کر سکتے ہیں۔

اگر آپ معمار ہیں تو مسجد نبوی ﷺ کے معمار کو دیکھ کر ان کی اقتداء کر کے خوشی محسوس کر سکتے ہیں۔ اگر آپ مزدور ہیں تو خندق کے موقع پر اس بزرگ ہستی کو پھاوڑا لے کر مزدوروں کی صف میں دیکھ کر اور مسجد نبوی ﷺ کے لئے بھاری بھرکم وزنی پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے ہوئے دیکھ کر قلبی راحت حاصل کر سکتے ہیں۔

اگر آپ مجرد ہیں تو اس پچیس سالہ نوجوان کی پاکدامن اور عفت مآب زندگی کی پیروی کر کے سرور قلب حاصل کر سکتے ہیں جس کو کبھی کسی بدترین دشمن نے بھی داغدار نہیں کیا اور نہ کبھی اس کی جرأت کی ہے۔ اگر آپ عیال دار ہیں تو آپ متعدد ازواج مطہرات کے شوہر کو ''اَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِي'' فرماتے ہوئے سن کر جذبہ اتباع پیدا کر سکتے ہیں۔

اگر آپ یتیم ہیں تو حضرت آمنہؓ کے لعل کو یتیمانہ زندگی بسر کرتے دیکھ کر آپ کی پیروی کر سکتے ہیں۔ اگر آپ ماں باپ کے اکیلے بیٹے ہیں اور بہنوں اور بھائیوں کے تعاون وتناصر سے محروم ہیں تو حضرت عبداللہ کے اکلوتے بیٹے کو دیکھ کر اشک شوئی کر سکتے ہیں۔

اگر آپ باپ ہیں تو حضرت زینبؓ، رقیہؓ، فاطمہؓ، قاسمؓ اور ابراہیمؓ (وغیرہ) کے شفیق و مہربان باپ کو ملاحظہ کر کے پدرانہ شفقت پر آمادہ ہو سکتے ہیں۔

اگر آپ تاجر ہیں تو حضرت خدیجہؓ کے تجارتی کاروبار میں آپ ﷺ کو دیانت دارانہ سعی کرتے ہوئے معائنہ کر سکتے ہیں۔

اگر آپ عابد شب خیز ہیں تو اسوہ حسنہ کے مالک کے متورم قدموں کو دیکھ کر اور ''افلا اکون عبدا شکورا'' فرماتے ہوئے آپ کی اطاعت کو ذریعہ تقرب خداوندی اختیار کر سکتے ہیں۔

اگر آپ مسافر ہیں تو خیبر و تبوک وغیرہ کے مسافر کے حالات پڑھ کر طمانیت قلب کا وافر سامان مہیا کر سکتے ہیں۔

اگر آپ امام اور قاضی ہیں تو مسجد نبوی ﷺ کے بلند رتبہ امام اور فصل خصومات کے بے باک اور منصف مدنی جج کو بلا امتیاز قریب و بعید اور بغیر تفریق قوی و ضعیف فیصلہ صادر فرماتے ہوئے مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ اگر آپ قوم کے خطیب ہیں تو خطیب اعظم کو منبر پر جلوہ افروز ہو کر بلیغ اور مؤثر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اور غافل قوم کو ''انی انا نذیر العریان'' فرما کر بیدار کرتے ہوئے ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

الغرض زندگی کا کوئی قابل قدر اور مستحق توجہ پہلو اور گوشہ ایسا باقی نہیں رہ جاتا جس میں سرور کائنات ﷺ کی معصوم اور قابل اقتداء زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ، عمدہ ترین اسوہ اور اعلیٰ ترین معیار نہ بنتی ہو۔

پس اس وجود قدسی ﷺ پر لاکھوں بلکہ کروڑوں درود و سلام جس کے وجود مسعود میں ہماری زندگی کے تمام پہلو سمٹ کر آ جاتے ہیں اور ہماری روح کا ایک ایک گوشہ عقیدت و اخلاص کے جوش سے معمور ہو جاتا ہے۔ جب ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ دنیا کے لعل و گوہر کا جو پائیدار خزانہ تمام ارض و سماء اور بحر و بر چھان ڈالنے کے بعد بھی کسی قیمت پر جمع نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ انمول خزانہ امت مرحومہ کو اپنے پیارے نبی ﷺ کے اسوہ حسنہ، اپنے برگزیدہ رسول ﷺ کی سنت کیمیا اور اپنے مقبول رسول ﷺ کے معدن حدیث کی ایک ہی کان اور معدن سے فراہم ہو گیا ہے اور قرآن کریم کے بعد ہماری تمام بیماریوں کا مداوا حدیث پاک میں علیٰ وجہ الاتم موجود ہے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیثِ مصطفی ﷺ بر جاں مسلم داشتن

☆..................☆

اصحاب بدر کا اجمالی تعارف

قسط نمبر:22

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۲۰۱…… عبید ابن ابی عبید الاوسیؓ

حضرت عبید بنی امیہ ابن زید کی اولاد میں سے تھے۔ غزوہ بدر، احد، خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ (طبقات ابن سعد ۳/۳۶۲)

۲۰۲…… عبیدہ بن حارث بن المطلب القرشی المطلبیؓ

آپ کی کنیت ابوالحارث تھی۔ بعض حضرات نے کہا کہ ابومعاویہ تھی۔ جاہلیت کے زمانہ میں قریش کے بہادر لوگوں میں سے تھے۔ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور سرور دو عالم ﷺ کے دار ارقم میں تشریف لانے سے پہلے مسلمان ہوئے۔ مدینہ طیبہ تشریف آوری کے بعد آپ دوسرے صحابی ہیں جنہیں رحمت عالم ﷺ نے جھنڈا عنایت فرمایا۔ پہلی مرتبہ حضرت حمزہؓ کو عنایت فرمایا اور دوسری مرتبہ آپ کو عطاء کیا گیا۔ رحمت دو عالم ﷺ نے مہاجرین میں سے ساٹھ سواروں کو آپ کی قیادت میں بھیجا۔ ثنیۃ المرۃ کے مقام پر آپ کا ابوسفیان بن حرب کے بالمقابل آمنا سامنا ہوا۔ یہ سب سے پہلا اسلامی جہاد ہے جو آپ کی قیادت میں کیا گیا۔ آقائے نامدار ﷺ نے آپ کی مواخات حضرت بلال بن رباحؓ کے ساتھ کرائی۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ عمیر بن حمام انصاریؓ کے ساتھ مواخات ہوئی۔ آپ غزوہ بدر میں سب سے عمر رسیدہ تھے۔ غزوہ بدر میں زخمی ہوئے اور راستہ میں وفات پائی۔ (سبل الہدیٰ والرشاد ۴/۱۱۰)

۲۰۳…… عتبہ بن ربیعہ بن خالد القرشیؓ

آپ غزوہ بدر و احد میں شریک ہوئے۔ (سیرت ابن ہشام ۲/۳۳۹)

۲۰۴…… عتبہ بن عبداللہ ابن صخر الخزرجی الانصاریؓ

آنجناب بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ ان کو ابن اسحاق نے شرکائے بدر میں شمار کیا ہے۔ (ابن ہشام ۲/۳۳۵)

۲۰۵…… عتبہ ابن غزوان ابن جابر القرشی النوفلیؓ

آپ کی کنیت ابوغزوانہ ہے۔ بعض نے ابوعبداللہ لکھی ہے۔ آپ اونچے لمبے قد کے خوبصورت انسان تھے۔ اولین اسلام قبول کرنے والوں میں آپ ساتویں نمبر پر ہیں۔ آپ نے پہلے حبشہ کی طرف

ہجرت کی اور دوسری مرتبہ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ تیر انداز صحابہ کرامؓ میں سے ایک تھے۔ ہجرت مدینہ کے وقت آپ عبداللہ ابن سلمہ العجلانی کے ہاں مہمان ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کی ابودجانہ کے ساتھ مواخات فرمائی۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور جنگ قادسیہ میں حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں بصرہ کا والی مقرر فرمایا۔ آپ چھ ماہ تک بصرہ کے گورنر رہے۔ پھر استعفاء دے دیا۔ لیکن حضرت فاروق اعظمؓ نے آپ کا استعفاء قبول نہ فرمایا۔ آپ کی وفات ۱۷ھ ہجری میں ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر ستاون برس تھی۔ آپ بصرہ کے راستہ میں بنی سلیم کے مقام پر فوت ہوئے۔ آپ سے کتب احادیث میں چار احادیث منقول ہیں۔ (ابن ہشام ۲/۳۳۶)

۲۰۶...... عثمان بن عفان ابن ابی العاص الاموی القرشیؓ

آپ عشرہ مبشرہ میں تیسری شخصیت ہیں اور ایسے ہی خلفاء اربعہ میں سے تیسرے خلیفہ۔ آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت رقیہؓ بنت رسول اللہ ﷺ بیمار تھیں۔ ان کی علالت کی وجہ سے آپ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے۔ رحمت دو عالم ﷺ نے انہیں غزوہ بدر کے شرکاء میں شامل فرمایا اور انہیں مال غنیمت میں سے حصہ بھی عطاء فرمایا۔ حضرت عثمانؓ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ حضور ﷺ کی بعثت کے تھوڑا عرصہ بعد اسلام قبول کیا۔ آپ جاہلیت کے زمانہ میں بھی غنی اور شریف لوگوں میں سے تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان کے اہم ترین اعمال میں غزوہ تبوک جسے حضور ﷺ نے ''جیش العسرۃ'' سے تعبیر فرمایا۔ اسے تیار کرایا۔ تین سو اونٹ بمع ساز وسامان دیئے اور ایسے ہی ایک ہزار دینار بھی عطیہ کئے۔ آپ سیدنا فاروق اعظمؓ کی شہادت کے بعد ۲۳ ہجری میں خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ کے دور خلافت میں آرمینیہ، قوقاذ، خراسان، کرمان، بجستان، افریقہ، قبرص فتح ہوئے۔ آپ کے اہم ترین اعمال میں قرآن پاک جسے حضرت صدیق اکبرؓ نے جمع کرنے کا حکم دیا۔ آپ کے زمانہ میں اس کی تکمیل ہوئی اور اس کی کاپیاں مختلف اسلامی ممالک میں تقسیم کی گئیں۔ سیدنا عثمان غنیؓ نے امت کو ایک نسخہ اور قرات پر جمع کیا اور دیگر قراتوں پر مشتمل نسخوں کو جلا دیا۔ تاکہ امت میں قرآن پاک کی تلاوت میں اختلاف نہ ہو۔ آپ نے مسجد حرام اور مسجد نبوی کی توسیع کرائی۔ عیدین کے موقع پر نماز کو خطبہ پر مقدم فرمایا۔ جمعہ کے دن پہلی اذان شروع فرمائی اور اس پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہوا۔ آپ نے پولیس کا محکمہ شروع فرمایا اور فرمایا غیرآباد زمینوں کو جو اشراف عرب آباد کریں گے وہ ان کی ملکیت ہوں گی۔ حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ مسجد میں فیصلے فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے دارالقضاء کا محکمہ الگ قائم کیا۔

آپ سے ۱۴۶، احادیث منقول ہیں۔ آپ کی خلافت کے پہلے چھ سال بہت سکون وآرام سے گزرے۔ بعد کے چھ سالوں میں اختلاف وانتشار رہا۔ کوفہ، بصرہ اور مصر سے لوگ مدینہ طیبہ آئے اور آپ

پر اپنے عزیز واقارب کو نوازنے کا الزام لگایا۔ نیز مطالبہ کیا کہ آپ خلافت سے دستبردار ہو جائیں اور آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ یہ محاصرہ چالیس روز جاری رہا۔ آپ کے زرخرید کنویں کا پانی آپ پر چالیس روز بند رہا۔ باغیوں کا مطالبہ خلافت سے دستبرداری تھا۔ لیکن آپ کی رائے گرامی یہ تھی کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ: ’’اے عثمانؓ! اللہ تعالیٰ آپ کو قمیص پہنائیں گے لوگ اتارنا چاہیں ہے۔ ہرگز نہ اتارنا۔ ورنہ اللہ پاک آپ کو جنت کی خوشبو تک نصیب نہیں فرمائیں گے۔‘‘ فرمایا کہ قمیص سے مراد خلافت ہے۔ باغیوں میں چند اشخاص نے آپ کے گھر کی عقبی دیوار پھلانگ کر آپ کو جبکہ تلاوت قرآن میں مصروف تھے۔ ۳۵ ہجری میں ۱۸ رذی الحجہ کو شہید کر دیا۔ آپ کا لقب ذوالنورین ہے۔ کیونکہ حضورﷺ کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں۔ پہلے حضرت رقیہؓ۔ ان کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثومؓ۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء کرام کی امتوں میں یہ اعزاز صرف آپ کو نصیب ہوا کہ آپ کے نکاح میں رسول اللہﷺ کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آئیں۔ (طبقات ابن سعد ۵۳/۳)

۲۰۷…… عثمان بن مظعون ابن حبیب القرشیؓ

آپ کی کنیت ابوسائب تھی۔ آپ جاہلیت کے زمانہ میں عرب کے عقلمند اور سمجھدار لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ آپ نے اپنے اوپر شراب کو حرام کر رکھا تھا۔ آپ اسلام قبول کرنے والوں میں تیرھویں شخص ہیں۔ آپ نے دنیا سے کنارہ کشی اور رہبانیت کا ارادہ فرمایا۔ زہد وترک دنیا کا رسول اللہﷺ نے انہیں منع فرمایا اور فرمایا کہ: اللہ پاک نے مجھے رہبانیت کے ساتھ مبعوث نہیں فرمایا۔ دو یا تین مرتبہ یہ الفاظ کہے۔ اللہ پاک کے نزدیک بہترین دین حنیفیہ ہے۔ آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ عبادت وریاضت میں بہت زیادہ کوشش فرماتے۔ آپ کے انتقال پر رسول اللہﷺ تشریف لائے اور آپ کے چہرہ کو بوسہ دیا۔ حضورﷺ کے آنسو حضرت عثمانؓ کے چہرہ پر گر رہے تھے۔ آپ مہاجرین میں سے پہلے شخص ہیں جو مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔ مہاجرین میں سے پہلی شخصیت ہیں جو جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ نیز آپ کا انتقال ۲ رہجری میں ہوا۔ (سیرت ابن ہشام ۳۴۱/۲)

۲۰۸…… عدی ابن ابی الزغباء الجہنیؓ

ابوالزغباء کا نام سنان ابن سبیع تھا۔ عدی غزوہ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں رحمت دو عالمﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ انہیں رسول اللہﷺ بسبس بن عمرو کے ساتھ ابوسفیان کے قافلہ کی جاسوسی کے لئے بھیجا۔ آپ بدر میں تشریف لائے تو دیکھا کہ اونٹوں کے لید اور قدم ہیں۔ اور آکر حضورﷺ کو اطلاع دی۔ عدی حضرت عمر بن خطابؓ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ (طبقات ابن سعد ۴۹۶/۳)

۲۰۹...... عصیمۃ الاسدی الخزرجیؓ

آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ نیز آپ بنی مازن کے حلیف تھے۔ (طبقات ابن سعد ۳/۵۱۹)

۲۱۰...... عصیمۃ الاشجعی الخزرجیؓ

حضرت عصیمہ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ بعض حضرات نے آپ کا نام عصیمہ کے عصمہ بیان کیا ہے۔ (اسد الغابہ ۴/۴۳)

رشوت سے توبہ کا عجیب واقعہ

ایک صاحب کہتے ہیں کہ مجھے محکمہ میں ملازم ہوئے ابھی چند روز ہی ہوئے تھے۔ ایک دن حسب معمول میں دفتر میں کام کر رہا تھا کہ ایک بڑے میاں آئے اور نہایت خوشامدانہ لہجہ میں مجھ سے کہنے لگے: بیٹا! میرے مکان کا کلیم گم ہوگیا ہے اور عدالت میں مجھے اس کی نقل پیش کرنی ہے۔ اس لئے اپنے ریکارڈ سے کاپی نکال دو۔ تاکہ اس کی نقل کروا کے عدالت میں پیش کرسکوں۔ پچاس روپے لگیں گے۔ میں نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا۔ جیب میں پھوٹی کوڑی تک نہیں۔ پچاس روپے کہاں سے لاؤں؟۔ اس نے مردہ سی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ تو میں کیا کروں۔ میں نے تو ترش روئی سے جواب دیا اور اپنے کام میں مصروف ہوگیا۔ کچھ دیر بعد سر اٹھا کر دیکھا تو وہ جا چکے تھے۔

دوسرے روز میں ابھی دفتر میں داخل ہوا ہی تھا کہ وہی بڑے میاں آئے اور پچاس روپے میری طرف بڑھاتے ہوئے بولے۔ کہو بابو جی! اب تو کام ہو جائے گا؟ قبل اس کے کہ میں انہیں کچھ جواب دیتا، میری نظر ان کے چہرے پر پڑی۔ بڑے میاں کی آنکھوں سے آنسو نکل کر داڑھی میں جذب ہو رہے تھے اور انہیں صاف کرنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ میں نے رونے کی وجہ پوچھی۔ پہلے تو وہ پس وپیش کرتے رہے۔ مگر میرے اصرار پر انہوں نے بتایا کہ کل یہاں سے جا کر اپنی جواں سال بیٹی کے کانٹے جو میں نے چند آنے روزانہ کی بچت کر کے اس کی شادی کے لئے بنوائے تھے۔ فروخت کر دیئے۔ تاکہ آپ کا خرچ پورا کرسکوں۔ اس سے آگے وہ کچھ نہ کہہ سکے۔ میں نے اٹھ کر فائل سے اس کی کاپی نکال دی اور جرأ وہ روپے بھی ان کی جیب میں ڈال دیئے۔ ان کے جاتے ہی میں نے عہد کیا کہ آئندہ کبھی رشوت نہ لوں گا۔ مجھے محسوس ہو رہا تھا جیسے بڑے میاں کے ضعف وناتواں بازوؤں نے مجھے دوزخ کے دہانے سے کھینچ لیا ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

''الراشی و المرتشی کلاھما فی النار''

﴿رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں دوزخی ہیں۔﴾ ...... (ماخوذ: عبرت کی دنیا)

دین کی حقیقت

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ

حقیقت اسلام

اب اس کو سمجھئے کہ اسلام در حقیقت کون سا ہے اور نام کا اسلام کون سا ہے اور صورت اسلام کیا ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے پہلے آپ کو اسلام کی حقیقت سمجھنی چاہئے۔ حقیقت معلوم ہونے کے بعد باقی دودرجے خود ہی معلوم ہو جائیں گے۔ آج کل اسلام کا نوحہ کرنے والے تو بہت ہیں۔ مگر افسوس! حقیقت جاننے والے بہت کم ہیں۔ آج کل لیکچروں اور وعظوں میں اسلام کا ’’رانڈ رونا‘‘ رویا جارہا ہے کہ اسلام پستی میں آ گیا ہے، اسلام کمزور ہوگیا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ اسلام کو اتحاد واتفاق کی ضرورت ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ اسلام مسلمانوں سے یہ درخواست کرتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ! کوئی ان سے پوچھے کہ تم یہ نوحہ کس کا کر رہے ہو۔ کیا اسلام کوئی پتلا ہے، جس کے اوپر یہ آفتیں آرہی ہیں۔ کیا اسلام تم سے الگ کوئی چیز ہے جو کبھی بوڑھا ہوتا ہے، کبھی اس پر حملے کئے جاتے ہیں۔

اے صاحبو! اسلام تو حقیقت میں آپ کی ایک صفت ہے۔ تم اپنے آپ کو مسلم کہتے ہو۔ تم موصوف ہو اور اسلام تمہاری ایک صفت ہے۔ جیسے کوئی شخص حسین ہو تو حسن اس کی ایک صفت ہے اور موصوف بالحسن ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ صفت کو تحقق موصوف ہی کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ جدا نہیں ہوا کرتا۔ چنانچہ حسن کا تحقق ہمیشہ حسین آدمی کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ جدا نہیں ہوا کرتا۔ حسن کے لئے کوئی جدا تحقق نہیں۔ جب یہ بات ہے تو اب بتایئے کہ تم جو اسلام کا نوحہ کرتے ہو اس کا مطلب کیا ہے۔ کیا بعینہ یہی مثال نہیں کہ کوئی شخص حسن کا نوحہ کرتا پھرے اور اپنی خبر نہ لے؟

صاحبو! آپ کا نوحہ اسلام کرنا حقیقت میں یہ اپنا نوحہ ہے۔ تمہارا تنزل اسلام کا تنزل ہے۔ تمہاری ضرورت اسلام کی ضرورت ہے۔ ورنہ کوئی بتائے کہ تم سے علیحدہ اسلام کا وجود کون سا ہے۔ مگر اب حالت یہ ہے کہ اسلام کا تو ’’رانڈ رونا‘‘ روتے ہیں مگر اپنی خبر نہیں لیتے۔ اپنی اصلاح کا کسی کو اہتمام نہیں۔ بس وہ حالت ہے جو مولانا فرماتے ہیں ؎

کردۂ تاویل لفظ بکر را　　خویش را تاویل کن نے ذکر را

برہوا تاویل قرآں می کنی　　پست و کژ شد از تو معنی سنی

تم مخفوظ الفاظ یعنی قرآن حکیم میں تاویل کرنے لگے ہو۔ تم کو چاہئے کہ اپنے اندر تاویل یعنی تغیر پیدا کرو۔ قرآن میں تاویل نہ کرو۔ (تم محض ہوائے نفسانی پر قرآن کی تاویل کرتے ہو، جس سے تمہاری تاویل کی بدولت قرآن کے روشن معنی کج اور متغیر ہوگئے) جو لوگ اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ اپنی خدمت کریں۔ جب وہ خود درست ہو جائیں گے تو اسلام بھی درست ہو جائے گا۔ اسلام کی اصل خدمت یہی ہے کہ تم اپنی اصلاح کرو اور اپنے اعمال واقوال واحوال کو اسلام کے مطابق بناؤ۔ جب تمہاری کامل اصلاح ہو جائے گی تو اسلام کو ترقی ہو جائے گی۔

نئی روشنی والوں کی خدمت اسلام

مگر اب تو یہ حالت ہے کہ اسلام کی خدمت اور حفاظت کا دعویٰ کرتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ وقت نماز، روزے کی تعلیم اور مسئلہ بتانے کا نہیں ہے۔ اب تو خدمت اسلام کی ضرورت ہے۔ اے اللہ! نہ معلوم وہ اسلام کی خدمت وحفاظت کیا چیز ہے۔ جس کے لئے نماز، روزے کی اور حلال وحرام کے جاننے کی بھی ضرورت نہیں۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ کسی اخبار میں کسی ریفارمر کا یہ مضمون شائع ہوا تھا کہ اسلام میں ایک ایسی چیز ہے جو ترقی سے بہت ہی سدراہ (روکاوٹ) ہے۔ وہ یہ کہ مسلمان ہو کر پانچ وقت کی نماز پڑھنا پڑتی ہے۔ بہت سے غیر مسلم مسلمان ہونا چاہتے ہیں اور وہ اسلام کو حق سمجھتے ہیں۔ مگر پانچ اوقات کی نماز کو فرض سن کر وہ اسلام سے رک جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمارے علماء کو چاہئے کہ اسلام میں نماز کو نکال دیں۔ اگر یہ نکال دی گئی تو اسلام کو بہت ترقی ہوگی اور بڑا مانع مرتفع (روکاوٹ ختم) ہو جائے گا۔ ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں)

میں کہتا ہوں کہ اگر اسلام میں سے نماز کو نکال دیا گیا اور نکالنے کے معنی یقیناً یہی ہیں کہ نماز کو ضروری نہ کہا جائے۔ پھر وہ اسلام قبول کریں تو وہ محض نام کا اسلام ہوگا۔ حقیقت اسلام اس میں نام کو بھی نہ ہوگی۔ تو اب جتنی بھی ترقی ہو۔ وہ اسلام کی ترقی تھوڑا ہی ہوگی۔ کفر کی ترقی ہوگی۔ کیونکہ فرضی صلوٰۃ سے انکار کفر ہے۔

یہ تو اسلام کی خدمت ایسی ہی ہوگی جیسے ایک بڑھیا کے گھر میں شاہی باز آ گرا۔ اس نے باز کبھی دیکھا نہ تھا۔ اس لئے اس کی بڑی چونچ دیکھ کر (وہ بھی ٹیڑھی) کہنے لگی کہ ہائے تو دانہ کیوں کر کھاتا ہوگا، تیری چونچ تو بڑی ٹیڑھی ہے۔ اس کے بعد قینچی سے اس کی چونچ کاٹ ڈالی۔ پھر ٹیڑھے ناخن دیکھ کر اسے اور بھی ترس آیا کہ ہائے کسی نے تیرے ناخن بھی نہیں بنائے تو چلتا کیسے ہوگا۔ اس نے ناخن بھی کاٹ دیئے۔ پھر لمبے لمبے بازو دیکھ کر کہنے لگی کہ اتنا بوجھ لے کر تجھ سے اڑا کیوں کر جاتا ہوگا۔ پھر قینچی سے پر بھی کاٹ دیئے۔

اس نے تو اپنے زعم میں اس کے ساتھ بڑی ہمدردی کی تھی۔ مگر حقیقت میں اس نے اس کو برباد کر دیا۔ جب بادشاہ کو تلاش کے بعد پتہ لگا کہ شاہی باز ایک بڑھیا کے گھر میں ہے تو اس نے منگوایا تو وہاں وہ لنڈورا بنا ہوا پہنچا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو لے کر بازار اور شہر کے گلی کوچوں میں منادی کرو کہ جو شخص اپنے قدردان مربی سے جدا ہو کر ناقدروں کے ہاتھ میں جا پھنسے اس کی یہ گت بنا کرتی ہے۔

تو صاحبو! ہم بھی آج کل اسلام کی ایسی ہی خدمت وحفاظت کر رہے ہیں۔ جیسے اس بڑھیا نے شاہی باز کی خدمت کی تھی کہ اسلام کی ناک، کان کاٹ کر آپ اس کو رونق وترقی دینا چاہتے ہیں کہ نہ نماز کی ضرورت ہے نہ روزے کی۔ نہ قربانی کی، نہ حج کی، نہ کفریات ومعاصی سے بچنے کی اور پھر بھی وہ اسلام کی حفاظت ہی چلی جارہی ہے۔ ان لوگوں کو یہ بھی خبر نہیں کہ ہم جس کی خدمت وحفاظت کا دعویٰ کر رہے ہیں ہمارے اقوال وافعال سے اس کی بیخ کنی ہورہی ہے۔ شیخ شیرازی فرماتے ہیں ۔

یکے برسر شاخ و بن می برید

خداوند بستان نگہ کردودید

ایک صاحب نے مجھ سے ابھی ایک مسئلہ پوچھا تھا۔ میں نے اس کا شرعی جواب دے دیا تو وہ کیا کہتے ہیں کہ یہ تو سود کی صورت ہے۔ میں نے کہا بہتر ہے۔ اگر آپ کے نزدیک یہ سود کی صورت ہے تو اس پر عمل نہ کریں۔ مگر اسلام کا حکم یہی ہے۔ ہم اس کو بدل نہیں سکتے۔ افسوس لوگوں کا مذاق آج کل یہ ہورہا ہے کہ شریعت میں وہی مسائل رکھے جائیں جو ہماری عقل کے مطابق ہوں اور جو بات ان کی سمجھ میں نہ آئے اس کو شریعت میں نہ رہنا چاہئے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ایسا کر دیا جائے تو پھر وہ مذہب اسلام کہاں رہے گا۔ بلکہ خود ساختہ مذہب ہو جائے گا تو جس مذہب میں بندوں کی رائے اور تصنیف کو دخل ہو سکے وہ تو ایسا کر سکتا ہے مگر اسلام میں ایسا نہیں ہوسکتا۔ یہ تو خدا کا بھیجا ہوا مذہب ہے جس کی حفاظت کا حق تعالیٰ نے خود وعدہ کیا ہے۔ اس میں کسی کی ذاتی رائے اور تصنیف چل نہیں سکتی۔ بہت سے لوگ احکام میں تحریف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ذاتی تجربہ شاہد ہے کہ سب تحریفات خود ہی مٹ جاتی ہیں اور احکام شرعیہ اپنی اصلی حالت میں قائم رہتے ہیں۔

الغرض میں یہ کہہ رہا تھا کہ اسلام تم سے جدا کوئی چیز نہیں۔ مسلمانوں ہی سے اسلام کا ظہور ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام کی ترقی تمہاری ترقی ہے اور تمہارا تنزل اسلام کا تنزل ہے۔ جیسے کسی عورت سے دوسری عورت نے پوچھا کہ بی بی فوج کسے کہتے ہیں؟ اس نے کہا: تیرا میاں میرا میاں یہ سب مل ملا کر فوج ہو جاتی ہے۔ واقعی فوج کی حقیقت اس نے خوب بتائی۔ کوئی فوج کا الگ پتلا تھوڑا ہی ہے۔ تو اب اگر اسلام کی ترقی چاہتے ہو تو اپنی حالت کی اصلاح کرو۔ جب تم سب درست ہو جاؤ گے تو بس اسلام کو ترقی ہوگی۔

اسلام کی ترقی کے معنی

مگر یہ یاد رکھو کہ اپنی درستی یا اسلام کی ترقی کے یہ معنی نہیں کہ تم مال و دولت زیادہ جمع کرنے کی تدبیریں کرو۔ یہ تو خوشحالی اور تمول کی ترقی ہے۔ اسلام کی ترقی یہ ہے کہ تم اپنی ایسی حالت بناؤ کہ تم کو دیکھ کر دنیا یوں کہنے لگے کہ ہاں بھائی! یہ لوگ مسلمان ہیں۔ یعنی تمہاری حرکات وسکنات کو دوسروں کی حرکات وسکنات سے امتیاز ہو۔ تمہاری وضع و ہیئت ممتاز ہو۔ تمہارے احوال وافعال واقوال تعلیم اسلام کے تابع ہوں۔ اس وقت یہ بات حاصل ہوگی کہ جہاں ایک مسلمان اور ایک کافر کو جمع کیا جائے تو فوراً لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ مسلمان ہے۔ یہ کافر ہے۔ دونوں کے برتاؤ کو دیکھ کر لوگ پہچانیں گے۔ اس کا برتاؤ مسلمانوں جیسا ہے۔ اس کا نہیں۔

اب تو ہماری یہ حالت ہے کہ ہماری تقریر وتحریر، معاملات ومعاشرت اسلام سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ حتیٰ کہ صورت میں بھی بہت کم امتیاز باقی ہے۔ اس حالت میں اسلام کو ترقی کیوں کر ہو اور اگر اسی حالت میں رہ کر تم نے ترقی بھی کی تو یاد رکھو۔ وہ اسلام کی ترقی نہ ہوگی بلکہ محض مال و دولت کی ترقی ہوگی۔ مگر اس طرف لوگوں کو بہت ہی کم توجہ ہے۔ اپنی اصلاح کی فکر ہی نہیں صرف اسلام کے تنزل کا نوحہ کرتے رہنا ان کا کام رہ گیا ہے۔ حالانکہ خود اسلام میں کوئی نقص یا ضعف کچھ نہیں ہوا۔

ایک دفعہ ایک مدرسے کے جلسے میں شریک ہوا۔ وہاں ایک واعظ صاحب نے اپنے وعظ میں کہا کہ آج کل اسلام کی حالت بیوہ عورت جیسی ہے۔ جس طرح وہ اپنے سرپرست کے مرجانے سے تیری دست نگر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اسلام تمہارا منہ تک رہا ہے۔ اس لئے اعانت اسلام کی سخت ضرورت ہے۔ پھر آخر میں اعانت کا طریقہ یہ بتایا کہ مدرسے میں چندہ دو۔ مجھے یہ مضمون بہت ناگوار ہوا۔ جب میری باری آئی تو میں نے کہا کہ اسلام کی حالت بیوہ عورت جیسی کیوں ہونے لگی۔ ہاں! تم خود رنڈوے ہوگئے۔ اپنے ضعف کو اسلام کی طرف کیوں منسوب کرتے ہو۔ اسلام ہرگز ضعیف نہیں ہوا بلکہ حقیقت میں تم ضعیف ہورہے ہو اور اسلام کی طرف تمہارا اس ضعف کو منسوب کرنا ایسا ہی ہے جیسے ہمارے یہاں ایک عورت نے عید کا چاند دیکھا تھا۔ اس وقت وہ بچے کو پاخانہ کرارہی تھی۔ جلدی میں اسے کپڑے سے پونچھ کر ناک پر انگلی رکھ کر چاند دیکھنے لگی۔ عورت کی عادت ہوتی ہے کہ اکثر ناک پر انگلی رکھ کر بات چیت کیا کرتی ہے۔ انگلی میں کہیں پاخانہ لگا رہ گیا تھا۔ وہ کیا کہتی ہے۔ اوئی اب کے چاند سڑا ہوا کیوں نکلا۔ اس بھلی مانس نے اپنی انگلی کی تو خبر نہ لی۔ چاند کو سڑا ہوا بتادیا۔ یہی ہماری حالت ہے کہ اپنے ضعف کی تو خبر نہیں لیتے۔ اسلام کو ضعیف بتاتے ہیں۔ حالانکہ اسلام کی اب بھی وہی حالت ہے جو پہلے تھی۔

ہنوز آں ابر رحمت درفشاں ست
خم و خم خانہ بامہر و نشاں ست

(اب بھی وہ ابر رحمت درفشاں ہے خم اور خم، خانہ، مہر و نشان کے ساتھ موجود ہے)

سڑے ہوئے تم خود ہو یا ماہتاب۔ اسلام کو سڑا ہوا کیوں بتاتے ہو۔ باقی یہ جو میں نے ابھی کہا تھا کہ اسلام مسلمانوں کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ ان سے جدا اور الگ نہیں ہے۔ اس لئے مسلمانوں کا تنزل اسلام کا تنزل ہے اور ان کی ترقی اسلام کی ترقی ہے۔ یہ مضمون اس سے متعارف نہیں۔ کیونکہ اس سے میری مراد ظہور اسلام سے ہے نہ کہ حقیقت اسلام۔ یعنی اسلام کا ظہور معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ اسلام ایک مستقل شئے ہے۔ وہ کسی کے تابع نہیں۔ کیونکہ وہ نام ہے قرآن وحدیث کی تعلیم کا اور یہ اسلام کسی وقت کمزور نہیں ہوسکتا۔ یہ تو ابتداء سے جیسا ہے اسی حال پر موجود ہے۔ اس کا نوحہ تو کسی وقت بھی نہیں ہوسکتا اور نہ ان شاءاللہ کبھی ہوگا۔ البتہ جس اسلام کا لوگ نوحہ کررہے ہیں۔ وہ مسلمانوں ہی کے تابع ہے اور اس کی ترقی وتنزل کو میں نے مسلمانوں کی ترقی وتنزل کے تابع کہا تھا۔

خلاصہ یہ کہ اسلام کے دو وجود ہیں۔ ایک اصلی ایک عارضی۔ اصلی وجود اس کا مستقل ہے اور اس میں کبھی ضعف نہیں آسکتا اور وجود عارضی اہل اسلام کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ اس کی قوت وضعف مسلمانوں کی حالت کے تابع ہے اور اسی کا آج کل نوحہ ہورہا ہے۔ جو کہ درحقیقت اپنا ہی نوحہ ہے۔ صاحبو! اسلام کی حالت تب خراب ہوتی جب یہودیت نصرانیت کی طرح اسلامی احکام میں بھی خلط ہوجاتا۔

ماہانہ درس قرآن بعنوان ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑ پکا کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن بعنوان ختم نبوت یکم جنوری بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد بلال حفظ القرآن چوک میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت کہروڑ پکا کے امیر مولانا غلام محمد ریحان مدظلہ نے کی۔ پروگرام میں مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب، مولانا محمد یعقوب، مولانا منیر احمد ریحان اور خصوصی درس شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد اسماعیل نائب امیر کہروڑ پکا نے ارشاد فرمایا۔ علماء کرام نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے آج بھی سرگرم عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ امتناع قادیانیت ایکٹ پر مکمل عملدرآمد کرایا جائے اور اسلام آباد میں یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کو مشہور قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام سے منسوب کرنے کا نوٹیفکیشن واپس لیا جائے۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑ پکا کے جنرل سیکرٹری محمد امیر ساجد، ناظم مالیات میاں محمد عمران، ختم نبوت یوتھ ونگ کے صدر محمد شہباز، جنرل سیکرٹری محمد عبداللہ کے علاوہ مذہبی، سیاسی، سماجی اور مختلف شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد بھی موجود تھے۔

جنت کا راستہ

حضرت مولانا محمد ابرار الحق

اصلاح معاشرہ کے عنوان سے ایک جلسہ رسول پور آنٹ ہردوئی میں ۲۲؍نومبر ۲۰۰۰ء کو منعقد ہوا تھا جس میں حضرت مولانا محمد ابرار الحق ناظم اشرف المدارس ہردوئی خلیفہ مجاز حضرت تھانوی ؒ اور حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی ناظم ندوۃ العلماء لکھنو نے خطاب فرمایا تھا۔ ذیل میں ہم حضرت مولانا محمد ابرار الحق صاحب کا خطاب افادہ عام کی غرض سے پیش کر رہے ہیں۔ اس کے اندر اصلاح حال کا پیغام بھی ہے اور اعمال صالحہ کی ترغیب بھی اور سنتوں کی تعلیم بھی ہوتی ہے اور جنت کا شوق بھی دلایا گیا ہے۔

جناب حافظ مصباح الدین نے یہ اہم خطاب ٹیپ ریکارڈ سے نقل کرا کر ادارہ کو دیا۔ (ادارہ)

”الحمد للہ وکفٰی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد! اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم. ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت کانت لھم جنت الفردوس نزلاً خالدین فیھا لایبغون عنھا حولا“

میرے عزیزو اور دوستو! یہ جو اجتماعات ہوتے ہیں، دینی جلسے ہوتے ہیں اور دینی مدارس ہیں، دینی جدوجہد ہے اور تعلیم وتصنیف ان سب کا مقصد کیا ہے؟ ان سب کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور دنیا اور آخرت سنور جائے۔ دراصل دنیا سے جو جاتا ہے اس کے ساتھ اس کے اعمال جاتے ہیں۔ وہ اپنے اعمال کی وجہ سے جنت یا جہنم کا مستحق ہوتا ہے۔ جتنے حضرات تشریف فرما ہیں ان کا مقصد عظیم کیا ہے۔ یہی کہ جب ہم دنیا سے جائیں تو جنت پہنچیں اور جہنم سے بچ جائیں۔ لہٰذا اس کے لئے ہمیں یہیں اللہ کو راضی کرنے والے اعمال صالحہ اختیار کرنے ہوں گے۔

میرے عزیزو اور دوستو! ہر انسان کا ایک مقصد ہوتا ہے۔ ہم لوگ یہاں سے، اس جلسہ سے اپنے اپنے گھروں کو واپس جائیں گے تو تین باتیں ہر ایک کے ذہن میں ہوں گی۔ تین صورتیں ہیں اس کی۔ گھروں کو واپس جانا ہے تو کیا عزت کے ساتھ جائیں یا ذلت کے ساتھ۔

ایک ہے کلفت وپریشانی کے ساتھ جائیں یا راحت وآرام کے ساتھ۔ عزت ودولت کا مفہوم اور اس کی حقیقت کیا ہے؟ وہ ایک مثال سے سمجھ میں آجائے گی۔ ایک شخص بس میں جارہا ہے۔ ۴، ۶، ۸ اوباش قسم کے لوگ داخل ہوگئے۔ اس میں کچھ اچھلنے والے، کچھ شرارت کرنے والے لوگ ہیں۔ دونوں ایک جگہ

جارہے تھے۔ پیچھے سے کسی نے چپت لگادی۔ وہ مڑ کے دیکھتا ہے۔ دوسرے نے ادھر چپت لگادی۔ پھر ادھر دیکھتا ہے تو تیسرے نے چپت لگادی۔ آٹھ سات ایک طرح کے لوگ اور یہ بیچارہ اکیلا۔ تو سفر تو ہو رہا ہے لیکن ذلت کے ساتھ اور ایک صورت یہ ہے کہ بس میں لٹک کر کے جائے، کھڑا ہو کر جائے۔ سفر تو ہو رہا ہے، عزت ہے۔ کوئی کچھ نہیں کہہ رہا ہے۔ لیکن کلفت و پریشانی کے ساتھ سفر ہو رہا ہے۔ اس لئے کہ لٹک کے جارہا ہے۔ تکلیف کے ساتھ جارہا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ یہاں سے جو آپ لوگ واپس جائیں تو دیر میں پہنچیں یا جلدی، بس میں جائیں تو ہر ایک یہی چاہے گا کہ بس بخیریت جائے۔ پنکچر وغیرہ نہ ہو، ہر شخص چاہتا ہے کہ عزت اور راحت کے ساتھ جائیں۔ عجلت کے ساتھ اپنے گھر پہنچیں۔ ہر مقصد کے لئے یہ تین باتیں ذہن میں ہوتی ہیں۔ یعنی جنت میں پہنچنا۔ اس کے بھی دو راستے ہیں۔ میرے عزیزو! ایک تو عزت سے پہنچیں۔ ایک ذلت سے پہنچیں۔ ایک راحت سے پہنچیں۔ ایک کلفت سے پہنچیں۔ ایک عجلت سے پہنچیں اور جلدی پہنچیں۔

اس لئے میرے عزیز دوستو! ایک تو جانے کی صورت یہ ہے کہ جب دنیا سے جائیں تو قبر ہی سے سختی کا معاملہ شروع ہو جائے۔ ایسی صورت ہوگی۔ بعض لوگ قبر کے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ قبر میں تکلیف ہے۔ برزخ میں تکلیف ہے۔ میدان محشر میں جب اس کا اٹھنا۔ وہاں سے وہ سفر کرے اور جب وہ پل صراط پر سے گر جائے اور جہنم میں پہنچ جائے اور پھر اس کی سفارش ہو۔ انبیاء کرام کی سفارش ہو۔ حفاظ کرام کی سفارش ہو۔ شہدائے کرام کی سفارش ہو۔ پھر جنت میں پہنچے۔ ایک طریقہ جنت میں پہنچنے کا یہ ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے جیسے ہی دنیا سے رخصت ہو قبر ہی سے آرام شروع ہو جائے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ قبر دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے یا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

میرے عزیز دوستو! قبر میں بھی آرام وراحت ہے۔ برزخ میں بھی آرام وراحت ہے۔ میدان محشر میں بھی آرام وراحت ہے اور جب پل صراط سے گزرنا ہو تو ایک راکٹ اور بجلی کی طرح اس پر سے تیز رفتاری کے ساتھ پار ہو کر جنت میں پہنچے گا۔ ایک یہ طریقہ ہے۔ کون سا طریقہ چاہتے ہو۔ پہلا طریقہ یا دوسرا طریقہ۔ تکلیف ومصیبت اور پریشانی کے ساتھ جنت پہنچے یا آرام وراحت اور عزت کے ساتھ جنت پہنچنے کا۔ یقیناً سبھی لوگ راحت کے ساتھ جنت پہنچنا چاہتے ہیں۔

میرے عزیز دوستو! عزت سے پہنچے، راحت سے پہنچے، عجلت سے پہنچے، جنت ہمارا مقصد ہے۔ اس کا طریقہ قرآن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ بتادیا ہے کہ میرے احکام کی پابندی کرو اور میرے رسول ﷺ کی سنت کو اختیار کرو۔ عمل صالح کو لازم پکڑو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:''ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت کانت لھم جنت الفردوس نزلا خالدین فیھا لا یبغون عنھا حولا (کھف)'' ﴿جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح اختیار کیا اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور وہاں سے مکان بدلنا نہ چاہیں گے وہ جنت میں اللہ کے مہمان ہوں گے۔﴾

میرے عزیز دوستو! ایک شخص نے سوال کیا۔ اس میں تو عزت، راحت، عجلت کا ذکر نہیں ہے۔ میں نے کہا اچھا۔ بتلاؤ تم اپنے مہمان کو کس طرح لاتے ہو۔ عزت سے لاتے ہو یا ذلت سے لاتے ہو۔ کہا عزت سے لاتے ہیں۔ عجلت سے لاتے ہو خود تو رکشے پے چلتے ہو مہمان کو کار پہ لاتے ہو اور عجلت کے ساتھ لاتے ہو، جلد جلد چاہتے ہو تو اب اگر کوئی کسی رئیس کا مہمان ہو تو کتنی عزت ہوگی۔ کتنی راحت ہوگی اور کتنی عجلت ہوگی اور اگر وہ بادشاہ کا مہمان ہو تو کتنی عزت، کتنی راحت، کتنی عجلت ہوگی۔

میرے عزیز دوستو! اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے نیک، صالح، فرمانبردار بندے کا اکرام واعزاز فرماتے ہیں اور اس کو عزت وراحت عطاء فرماتے ہیں۔ اس لئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کیا ہے۔ اس کے رسول ﷺ کی سنتوں کو گلے لگایا ہے اور اپنی زندگی کے تمام کاموں میں سنت کو زندہ رکھا ہے۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ نے ''جزاء الاعمال'' میں سنت واطاعت کے سلسلہ میں ۲۷ قسم کے فائدے لکھے ہیں۔ ان میں سے ایک بڑا فائدہ رزق کی برکت کا ہے۔ یعنی سنتوں پر عمل کرنے سے رزق میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ آج کل معاش کے اعتبار سے لوگ بہت پریشان ہیں۔ گناہوں کی وجہ سے معاشی تنگی میں مبتلا ہیں اور تدبیریں کرتے ہیں۔ کاروبار کرتے ہیں۔ سارے کے سارے لیکن جو چیز انسان کے معاش کی ترقی کے لئے بتائی گئی ہے۔ اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا کہ تقویٰ اختیار کروں۔''ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب'' اور جو کوئی ڈرا ہے اللہ سے وہ کردے اس کا گزارہ اور روزی دے اس کو جہاں سے اس کو خیال بھی نہ ہو۔

اس لئے اللہ سے ڈرو۔ گناہ سے بچو۔ گناہ سے رزق میں تنگی ہو جایا کرتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص سورۂ واقعہ مغرب کے بعد پابندی سے پڑھے تو فاقہ نہیں ہوگا۔

میرے عزیز دوستو! دنیا کے سفر کے لئے جائیداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ آخرت کے سفر کے لئے سنت پر عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر سنت پر عمل کرو گے عزت، راحت، عجلت کے ساتھ جنت میں پہنچو گے۔

اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو اعمال صالح اختیار کرنے، سنتوں کو زندہ کرنے اور رزق حلال حاصل کرنے کی توفیق سے نوازے اور اپنے فضل ورحمت سے جنت الفردوس عطاء فرمائے۔

آب زمزم کے اسماء مبارکہ

مولانا محمد وسیم اسلم

آب زمزم کے بہت سے نام ہیں جو اس مبارک پانی کی عظمت و بلندی پر دلالت کرتے ہیں۔ علماء کرام نے تقریباً ساٹھ نام نقل کئے ہیں۔ ان میں سے چند اہم اسماء، ان کے لغوی معانی اور ان کی مناسبتیں درج ذیل ذکر کی جاتی ہیں:

زمزم...... یہ نام سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اس کا ذکر متعدد روایات میں وارد ہوا ہے۔ زمزم کے لفظی معنی پانی کی کثرت کے ہیں چونکہ اس کنویں کا پانی بہت زیادہ ہے اس لئے اس کو زمزم کہا جاتا ہے۔ ایک قول کے مطابق زمزم کا معنی روکنے کے ہوتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پر مارنے سے جب پانی کا یہ چشمہ جاری ہوا اور حضرت ہاجرہ مارے خوشی کے اپنے ہاتھ سے ادھر ادھر پانی کو روکنے لگیں اس لئے کہ پانی کا چشمہ ابل رہا تھا تو فرمایا: زمزم (اے پانی رک جا) چونکہ سیدہ ہاجرہ کی زبان سے سب سے پہلے یہی الفاظ نکلے تو وہی نام مشہور ہو گیا۔

شراب الابرار...... نیک لوگوں کی پیاس بجھانے والا پانی۔

شفاء سقیم ...... بیماری سے شفاء۔ اس میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔

بشریٰ...... اس کے لفظی معنی خوشخبری کے ہیں۔ چونکہ کنواں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے لئے خوشخبری تھا اس لئے اس کا نام بشریٰ رکھا گیا۔

حرمیہ...... حرم شریف میں پایا جانے والا۔

برکۃ ...... برکت کا معنی ہے خیر کثیر۔ چونکہ اس پانی میں برکت یعنی کثرت خیر ہے اس میں آپ ﷺ کی مبارک لعاب دہن بھی شامل ہے اس لئے اس کا نام برکت بھی ہے۔

طعام طعم...... یعنی کھانے کا کام دینے والا۔

طیبہ...... لذیذ یعنی پینے میں یہ پانی بڑا عمدہ اور خوشگوار ہے۔

عاصمہ...... جو سیر ہو کر پیئے اس کو نفاق سے بچانے والا ہے۔

عافیہ...... عافیت دینے والا پانی۔

رکضہ جبریل ...... رکضہ کا معنی ہے ایڑی مارنا۔ چونکہ زمزم حضرت جبرئیل کی ایڑی یا پر مارنے سے ظاہر ہوا تھا۔ اس لئے اس کا نام رکضہ جبرئیل بھی ہے۔

طعام الابرار...... نیک لوگوں کے کھانے کی ضرورت کو پورا کرنے والا۔

سقایۃ الحاج ...... اس کا معنی ہے حاجیوں کو پلانے کی چیز۔ چونکہ زمزم شریف کا پانی حاجیوں کو پلایا جاتا ہے اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا۔

رواء ...... پیاس بجھانے والا۔ اس کی وجہ مناسبت یہ ہے کہ اس سے حجاج پیاس بجھاتے ہیں۔ اس لئے اس پانی کو رواء بھی کہا جاتا ہے۔

شباعہ ...... بھوک دور کرنے والا۔ یہ پانی صرف پیاس نہیں بجھاتا بلکہ بھوکے آدمی کو سیر بھی کرتا ہے۔ اس لئے اس کا ایک نام شباعہ رکھا گیا۔

طاہرہ ...... پاکیزہ۔

معذبہ ...... میٹھا اور شیریں۔

نافعہ ...... نفع دینے والا۔

صافیہ ...... صاف شفاف۔

مونسہ ...... جس سے انس ہو۔

برہ ...... نیکی اور خوبی۔

مکتومہ ...... مکتوم کے معنی چھپ جانے کے ہیں۔ کیونکہ یہ بنو جرہم کے بعد چھپ کر رہ گیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبدالمطلب کے ذریعہ ظاہر فرمایا۔ اس لئے اسے مکتومہ بھی کہا جاتا ہے۔

میمونہ ...... یعنی مبارک پانی۔

سقیا ...... پانی طلب کرنے کا اسم۔

مضنونہ ...... مضنونہ کے معنی قابل بخل کے ہیں۔ نفیس چیز میں انسان بخل سے کام لیتا ہے۔ لہٰذا زمزم کا پانی نہایت پاکیزہ، کثیر و سیع بھی ہے اور نہایت نفیس بھی۔ کافر اور منافق کو دینے میں بخل چاہئے۔ یہ پانی مومن کے مناسب ہے۔ کافر اور منافق کے مناسب نہیں ہے۔

(ماخوذ: آب زمزم کے احکام و فضائل)

مولانا قاضی عبدالخالق کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مظفر گڑھ کے مبلغ مولانا عبدالخالق کے ماموں حاجی محمد عنایت حرکت قلب بند ہونے کے سبب ۱۱ر جنوری ۲۰۱۷ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ مرحوم اجلی سیرت و صورت کے مالک، با اخلاق اور ملنسار انسان تھے۔ اللہ پاک مرحوم کی بال بال مغفرت فرما کر اپنا قرب نصیب فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

تاریخ خلیفہ بن خیاط بن خلیفہ بن خیاط رحمۃ اللہ علیہ

قسط نمبر:11 ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

۸ھ کے واقعات

اسی سال ۸ھ میں غزوۂ موتہ پیش آیا جس میں حضرت جعفر بن ابی طالبؓ، حضرت زید بن حارثہؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ (جو اس غزوۂ میں یکے بعد دیگرے امیر بنے) نے جام شہادت نوش فرمایا۔

غزوۂ موتہ

خلیفہ بن خیاط رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا بکر نے ابن اسحاق سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بیان کیا محمد بن جعفر بن زبیر نے عروہ بن زبیرؓ سے، حضرت عروہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمادی الاولیٰ ۸ھ میں موتہ کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس لشکر کے لئے حضرت زید بن حارثہؓ کو امیر مقرر فرمایا اور فرمایا اگر زیدؓ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالبؓ امیر ہوں گے۔ وہ شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہؓ امیر ہوں گے، وہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان اپنی جماعت میں سے کسی کو منتخب کر کے امیر بنالیں۔ شاہ روم ہرقل اپنی بہت بڑی فوج لے کر بلقاء مقام پر پہنچا اور مسلمانوں سے جنگ کی۔ چنانچہ اس معرکہ میں سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہؓ شہید ہوئے۔ ان کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالبؓ شہید ہوئے اور پھر حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے اسلام کا پرچم اٹھایا تو وہ بھی شہید ہو گئے۔ آخر میں حضرت خالد بن ولیدؓ امیر بنے اور جھنڈا ہاتھ میں لیا۔ مسلمانوں کی صفیں از سر نو مرتب کیں اور کفار کا مقابلہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت سے مسلمانوں کو کامیابی سے سرفراز فرمایا۔ (بلقاء: ملک شام کا ایک بہت بڑا قصبہ ہے)

فتح مکہ

اور اسی سال ۸ھ میں رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا۔ خلیفہ بن خیاط رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں بکر نے ابن اسحاق، امام زہری، اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ۱۰ر رمضان المبارک کو فتح مکہ کے قصد سے مدینہ منورہ سے خروج فرمایا۔

خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے حماد بن سلمہ کے حوالے سے بتایا، انہوں نے علی بن یزید سے نقل کیا اور انہوں نے حضرت سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ سے۔ حضرت سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ۸ھ رمضان کے مہینے میں مدینہ منورہ سے تشریف لے جا کر مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا اور پندرہ

روز وہاں قیام فرما کر مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے اور وہاں مسلمانوں کا امیر اور جملہ امور کا عامل حضرت عتاب بن اسیدؓ کو مقرر فرمایا۔

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ۱۰؍رمضان المبارک کو مکہ مکرمہ فتح فرمایا۔

خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں بکر نے ابن اسحاق سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ کے آس پاس مختلف مقامات کی طرف اللہ کے دین کی دعوت کے لئے کئی ایک سرایا و بعوث بھیجے۔ لیکن انہیں صرف دعوت الیٰ اللہ کا پابند فرمایا۔ جہاد و قتال کا انہیں حکم نہیں دیا تھا۔

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ مجھے حکیم بن حکم بن عباد بن حنیف ؒ نے ابوجعفر محمد علی سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر حضرت خالد بن ولیدؓ کو ایک دستہ دے کر جذیمہ بنی عامر بن عبدمناۃ کی طرف بھیجا۔ چنانچہ یہ دستہ ان کے تالاب غمیصاء پر پہنچا اور ان کو دعوت اسلام دی جن کے مقدر میں قبولیت اسلام تھا۔ انہوں نے قبول کیا اور جن لوگوں نے دعوت اسلام کو ٹھکرایا تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے ان سے لڑائی کی۔ یہاں تک بہت سے کفار کو انہوں نے قتل کیا۔ (آگے قصہ طویل ہے)

پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو عزیٰ کے منہدم کرنے کے لئے (مقام نخلہ کی طرف) بھیجا اور یہ قریش، کنانہ اور مضر (تینوں قبیلوں) کا بہت بڑا بت تھا جو ایک بڑے محل میں نصب تھا۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے جا کر اسے منہدم کیا۔

خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں یحییٰ بن سعید ؒ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اجلح نے ابن ابی الہذیل سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو فتح مکہ کے موقع پر عزیٰ کے منہدم کرنے کے لئے بھیجا تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے جا کر اسے منہدم کیا اور ضرب لگاتے وقت زبان پر یہ کلمات تھے ۔

کفرانك لا سبحانك انی رأیت اللہ قد اھانك

(میں تیرا انکار کرتا ہوں تیری تنزیہ نہیں کرتا۔ اس لئے کہ میں نے اللہ تعالیٰ (کے قرآن) کو تیری اہانت کرتے ہوئے دیکھا ہے)

غزوۂ حنین

خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں وہب نے اپنے باپ اور ابن اسحاق ؒ سے بیان کیا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مجھے عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کرتے ہوئے بتایا۔ نیز ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مجھے امام زہری نے بتایا کہ جب قبیلہ ہوازن نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ کو فتح کرلیا ہے (اور انہوں نے خطرہ محسوس کیا کہ کہیں ہم پر حملہ نہ کردیں) تو ہوازن کا سردار مالک بن عوف نصری بیس ہزار کی جمعیت لے کر آپ ﷺ کے مقابلہ میں چلا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب ان کا عزم

معلوم ہوا تو آپ ﷺ دو ہزار طلقاء مکہ اور دس ہزار صحابہؓ (کل بارہ ہزار کی تعداد) کو لے کر مقام حنین پر پہنچے اور مکہ مکرمہ کا حاکم حضرت عتاب بن اسیدؓ کو بنایا۔ چنانچہ حنین کے مقام پر مسلمانوں اور کفار کی آپس میں جنگ ہوئی۔ پہلے تو کفار نے ایک دم سے مسلمانوں پر حملہ کیا۔ مسلمان منتشر ہوگئے۔ پھر مسلمانوں نے پلٹ کر اپنے دشمن پر یکبارگی حملہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح اور کافروں کو ہزیمت وشکست سے دوچار کر دیا۔ (حنین مکہ مکرمہ سے گیارہ بارہ میل کے فاصلے پر مشرقی جانب مکہ وطائف کے درمیان ایک وادی کا نام ہے)

علی بن محمد ؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ حنین کے لئے نصف شوال اتوار کے روز تشریف لے گئے۔ ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ غزوہ حنین میں چار مسلمان شہید ہوئے:

۱...... ابوعامر اشعریؓ: یہ ان حضرات میں سے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کو سب سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے۔

۲...... ایمن بن عبیدؓ۔

۳...... یزید بن ربیعہ بن اسود بن مطلبؓ: یہ اپنے گھوڑے پر سے گر کر شہید ہوئے۔

۴...... سراقہ بن حباب انصاریؓ۔

غزوۂ طائف

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو (اموال غنیمت تقسیم کئے بغیر) طائف کا قصد فرمالیا۔ جب طائف پہنچے تو قبیلہ ثقیف کے لوگ قلعہ میں گھس گئے اور دروازے بند کر دیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے بیس دن سے زیادہ تک ان کا محاصرہ کئے رکھا۔ پھر واپس تشریف لائے۔ خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن موسیٰ نے طلحہ بن جبیر ؒ سے انہوں نے مطلب بن عبداللہ ؒ سے، اور انہوں نے مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے، اور انہوں نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل طائف کا سترہ یا انیس روز تک محاصرہ کیا۔ لیکن اسے فتح نہ کر پائے اور اس محاصرہ کے دوران حضرت ابوبکرہؓ اتر کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچے اور اسلام قبول کیا۔

خلیفہؒ کہتے ہیں کہ ہمیں امیہ بن خالد نے شعبہ سے انہوں نے عاصم احوال سے اور انہوں نے ابوعثمان سے نقل کیا کہ طائف کے محاصرہ کے دوران سب سے پہلے حضرت ابوبکرہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالی میں آئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔

خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں عمر بن علی ؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حجاج نے حکم سے، اور انہوں نے مقسم سے، اور انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (جب طائف کے محاصرہ کے دوران یہ اعلان فرمایا کہ جو غلام بھی ہماری طرف اتر کر آئے گا ہم اسے آزاد

کردیں گے تو) جو غلام بھی اہل طائف کا رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں نکل کر آتا۔ آپ ﷺ حسب وعدہ اسے آزاد کردیتے تھے۔

خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعبیدہ نے حماد سے، اور انہوں نے ہشام بن عروہ سے، اور انہوں نے اپنے باپ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف سے واپسی چھ ہزار قیدیوں کو مجاہدین پر تقسیم فرمایا۔

مؤلفۃ القلوب کے اسماء

فتح مکہ میں جو معززین قریش اسلام میں داخل ہوئے، ابھی وہ کچھ تذبذب کا شکار تھے۔ ایمان ان کے دلوں میں ابھی راسخ نہیں ہوا تھا۔ ان کو شریعت کی اصطلاح میں مؤلفۃ القلوب کہا جاتا ہے۔ تقسیم غنائم کے وقت رسول اللہ ﷺ نے ان کو بہت نوازا تھا۔ ان کے نام یہ ہیں:

۱...... ابوسفیان بن حربؓ۔
۲...... صفوان بن امیہؓ۔
۳...... حکیم بن حزامؓ۔
۴...... ابن نصر بن حارث بن کلدہؓ۔
۵...... حارث بن ہشامؓ۔
۶...... سہیل بن عمروؓ۔
۷...... حاطب بن عبدالعزیٰؓ۔
۸...... علاء بن جاریہؓ۔
۹...... عیینہ بن حصنؓ۔
۱۰...... اقرع بن حابسؓ۔
۱۱...... مالک بن عوف نصریؓ۔

مذکورہ گیارہ آدمیوں میں سے ہر ایک کو آپ ﷺ نے سو سو اونٹ عنایت فرمائے۔

۱۲...... مخرمہ بن نوفلؓ۔
۱۳...... عمیر بن ودقہؓ۔
۱۴...... ہشام بن عمروؓ۔
۱۵...... سعید بن یربوعؓ۔
۱۶...... عباس بن مرداسؓ۔

مؤخرالذکر پانچ آدمیوں میں سے ہر ایک کو رسول اللہ ﷺ نے سو سے کم کم اونٹ دیئے۔ جبکہ ان کے علاوہ دیگر حضرات میں سے کسی کو دو سو اور کسی کو تین سو اونٹ بھی عطاء فرمائے۔

اسماء مبارکہ شہداء طائف

غزوۂ طائف میں جن مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:

۱...... حضرت سعید بن العاص بن امیہؓ: یہ قریش کے قبیلہ بنی امیہ میں سے ہیں۔
۲...... حضرت عرفطہ بن حباب ابن حبیبؓ: یہ قبیلہ ازد سے تعلق رکھتے ہیں۔

۳...... حضرت عبداللہ بن ابی بکر الصدیقؓ: انہیں طائف میں تیر لگا تھا۔ لیکن انتقال مدینہ منورہ میں ہوا اور ان کا تعلق بنو تیم بن مرہ سے ہے۔

۴...... حضرت عبداللہ بن امیہ بن مغیرہؓ: یہ بھی تیر لگنے کی وجہ سے شہید ہوئے اور بنو مخزوم بن یقظہ سے ان کا تعلق ہے۔

۵...... حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہؓ: یہ بنو عدی سے ہیں اور اہل یمن ان کے حلیف تھے۔

۶...... حضرت سائب بن حارث بن قیسؓ: اور ان کے بھائی

۷...... حضرت عبداللہ بن حارثؓ: ان کا تعلق بنو سہم سے ہے۔

۸...... حضرت جلیحہ بن عبداللہ بن محاربؓ: ان کا تعلق قبیلہ بنی سعد بن لیث سے ہے۔

۹...... حضرت ثابت بن جذعؓ: (اور جذع سے مراد حضرت ثعلبہ بن زیدؓ ہیں) ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو سلمہ سے ہے۔

۱۰...... حضرت حارث بن سہل بن ابی صعصعہؓ: ان کا تعلق بنو مازن بن نجار سے ہے۔

۱۱...... حضرت منذر بن عبداللہؓ: یہ قبیلہ بنی ساعدہ سے ہیں۔

۱۲...... حضرت رقیم بن ثابتؓ: ان کا تعلق اوس سے ہے۔

ان شہداء کی کل تعداد بارہ ہے۔

عمرۂ جعرانہ

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ تقسیم غنائم کے بعد رسول اللہ ﷺ جعرانہ سے مکہ مکرمہ کی طرف عمرہ کے ارادہ سے روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر عمرہ کیا اور حضرت عتاب بن اسیدؓ کو مکہ مکرمہ کا والی مقرر فرمایا۔ چنانچہ (اسی سال ۸ھ میں) حضرت عتاب بن اسیدؓ نے تمام مسلمانوں کو حج کرایا اور مشرکین نے اسی طرح حج کیا جس طریق پر اہل عرب کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ بخیر وخوبی مع صحابہ کرامؓ کے مدینہ منورہ واپس تشریف لائے۔

واقعات متفرقہ

۱...... اسی سال حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل نے اسلام قبول کیا۔

۲...... اسی سال (حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن مبارک سے) حضرت ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے۔

۳...... اسی سال ہی حضرت زینب بنت رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا۔

۴...... اسی سال ہی حضرت فاطمہ بنت ضحاک کلابیہؓ کا نکاح ہوا۔ جاری ہے!

ہائے کیا لوگ تھے جو دامِ اجل میں آئے

محمد متین خالد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے روح رواں اور مجلس شوریٰ کے سینئر رکن مجاہد ختم نبوت جناب چودھری نذیر احمد ۲؍جنوری ۲۰۱۷ء کو پھول نگر (بھائی پھیرو) میں اسی سال کی عمر میں انتہائی سکون کے ساتھ اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف روانہ ہوگئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون!

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔ حیران کن بات ہے کہ وہ آخری وقت تک صحت مند اور توانا رہے۔ انہیں کوئی عارضہ لاحق نہ تھا۔ وفات سے صرف ایک دن پہلے جنرل ہسپتال لاہور میں پیٹ درد کے سلسلہ میں زیر علاج رہے۔ طبیعت بحال ہونے پر واپس گھر چلے گئے۔ پھر اگلے روز ذکر الٰہی کرتے ہوئے رحلت کر گئے۔ ان کے پس ماندگان میں اہلیہ، چار بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں۔ ان کی نماز جنازہ درس بابا شیر بہادر میں ادا کی گئی اور تدفین مقامی قبرستان میں ہوئی۔ جنازہ میں ان کے اعزاء کے علاوہ شہریوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے امیر چودھری محمد بشیر زرگر کی قیادت میں مجلس کا ایک وفد جنازہ میں شریک ہوا جس میں میاں محمد ظفر عباس، حبیب احمد عابد، حاجی عبدالحمید رحمانی، محمد شاہین پرواز، چودھری منظور احمد، ملک محمد انور شاکر، ملک محمد سرور، ملک افتخار احمد، مہر اللہ دتہ، محمد عباس بٹ نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ تدفین کے بعد جناب محمد بلال خادم نے مجلس کی طرف سے قبر پر پھولوں کی چادر ڈالی جس پر فضا ختم نبوت زندہ باد، مجاہدین ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ راقم نے نمازِ جنازہ کے موقع پر شرکاء سے مختصر خطاب کرتے ہوئے مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا۔ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ان کی خدمات بیان کیں اور کہا کہ بعض جنازے میت کی بخشش کے لئے ہوتے ہیں اور بعض جنازے شرکاء کی بخشش و مغفرت کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ بلاشبہ یہ جنازہ ایسا ہی ہے:

یہ رتبہ بلند ملا، جس کو مل گیا

جناب چودھری نذیر احمد ؒ نیک سیرت، متقی اور پرہیزگار شخصیت کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی سادہ، فقیر منش اور نفاست پسند بھی تھے۔ ہمیشہ تروتازہ اور مسکراتے ہوئے نظر آتے۔ اپنی خوش اخلاقی کی وجہ سے ہر مکتبہ فکر میں مقبول اور ہر دلعزیز تھے۔ انہیں ہر پروگرام میں انتہائی احترام کی نگاہ سے

دیکھا جاتا تھا۔ وہ کارکنان ختم نبوت کا بہت خیال رکھتے۔ ان کی حتی الوسع خدمت کرتے۔ کوئی بیمار ہو جاتا تو عیادت کرتے، سب کا حال احوال پوچھتے۔ نہایت مطمئن اور قانع انسان تھے۔ ہمارے ہاں دنیاوی تعلقات مفاد اور لالچ پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ عام مشاہدے کی بات ہے۔ اس کے برعکس چودھری صاحب نہایت مخلص اور بے غرض انسان تھے۔ میں نے اپنی زندگی میں اتنا بے لوث انسان کبھی نہیں دیکھا۔

انہوں نے اپنی پوری زندگی تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کر دی تھی۔ وہ تحفظ ختم نبوت کی تمام سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ ہر سال بلاناغہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت کرتے۔ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ماہنامہ لولاک ملتان کا نہ صرف باقاعدگی سے مطالعہ کرتے بلکہ دوسرے حلقوں میں تقسیم بھی کرتے۔ چودھری نذیر احمد ؒ عمر بھر محنت کی کمائی سے گزر اوقات کرتے رہے۔ ایک عرصہ تک ننکانہ صاحب، بعد ازاں پھول نگر میں کاروبار کرتے رہے۔ ان کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا کہ اپنی کمائی کا ایک فیصد روزانہ تحفظ ختم نبوت کے لئے علیحدہ جمع کرتے پھر ایک ماہ بعد جماعت کے فنڈ میں جمع کروا دیتے۔ یاد رہے کہ یہ ان کا آخر تک معمول رہا۔

چودھری نذیر احمد ؒ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں گرفتار ہوئے۔ یہ واقعہ انہی کی زبانی سنیے اور اپنے ایمان کو تر و تازہ کیجیے۔ فرماتے ہیں:

میری شادی کے چند ماہ بعد تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء شروع ہوئی۔ میں تحریک میں بھرپور حصہ لینے کے لئے ننکانہ صاحب سے لاہور، مسجد وزیر خاں چلا گیا۔ یہاں روزانہ جلسہ ہوتا اور جلوس نکلتے۔ میں بھی ایک جلوس میں شامل تھا۔ فوج نے ہمیں گرفتار کر لیا۔ چند احباب کے ہمراہ سرسری سماعت کی۔ عدالت میں پیش کیا گیا۔ میرا نمبر آخر میں تھا۔ میری باری پر قادیانی میجر نے کہا معافی مانگ لو کہ آئندہ تحریک میں حصہ نہیں لوگے تو ابھی بری کر دوں گا۔ اس موقع پر مجھے پہلے شہید ختم نبوت حضرت حبیب بن زیدؓ یاد آئے۔ وہ حضور نبی کریم ﷺ کا ایک خط جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے پاس لے کر گئے۔ تاکہ اس کا دل حق کی طرف رہنمائی پالے۔ انہوں نے مطلوبہ مقام پر پہنچ کر خط مسیلمہ کذاب کے حوالے کر دیا۔ مسیلمہ کذاب نے خط کھولا تو غرور و ضلالت میں سیخ پا ہو گیا۔ اس نے حضرت حبیبؓ کا ایمان سلب کرنے کی ناکام کوشش کی اور پوچھا:

”کیا تم یہ شہادت دیتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟۔“ حضرت حبیبؓ نے جواب دیا:

”ہاں! میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔“ جناب حبیبؓ کے منہ سے یہ کلمات نکلے تو رسوائی اور ناکامی کی زردی نے مسیلمہ کا چہرہ زرد کر دیا اور اس نے پھر سوال کیا: کیا تم یہ شہادت دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت حبیبؓ نے مضحکہ خیز انداز میں بڑا ایمان افروز جواب دیا: انا اصم لا

اســــمع، میں بہرہ ہوں۔ میرے کان تمہاری بات سننے سے انکاری ہیں۔ اس نے حضرت حبیبؓ سے تین دفعہ پوچھا اور تینوں دفعہ یہی جواب پایا۔ بالآخر وہ اللہ کی راہ میں شہید کر دیئے گئے۔ مگر زبان پر ختم نبوت زندہ باد کا ورد جاری تھا۔

تو میں نے مسکراتے ہوئے میجر کو کہا کہ آپ کی بات سمجھ میں نہیں آ رہی کہ حضور نبی کریم ﷺ کی عزت وناموس کا مسئلہ ہو اور ایک امتی کی شفاعت کا ذریعہ ہو اور پھر وہ معافی مانگ لے؟ میجر نے کہا کہ سامنے لان میں چلے جاؤ۔ آدھا گھنٹہ اچھی طرح سوچ لو۔ میں لان میں بیٹھ گیا۔ پھر پیش کیا گیا تو میجر جنرل نے کہا کہ معافی مانگ لو۔ میں نے مسکراتے ہوئے میجر کو جواب دیا کہ شاید آپ کو اس مسئلہ کی اہمیت کا علم نہیں۔ آپ کی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ اس مسئلہ میں معافی کیا ہوتی ہے؟۔ اس پر میجر نے غصہ کی حالت میں میرے منہ پر ایک زناٹے دار تھپڑ رسید کیا اور آٹھ ماہ قید بامشقت اور پانچ سو روپے جرمانہ کا حکم دیا۔ جسے میں نے بخوشی قبول کر لیا۔ میرے نامۂ اعمال میں میری بخشش کے لئے یہی ایک نیکی کافی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت چوہدری نذیر احمد ؒ کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور قیامت کے دن تحفظ ختم نبوت کے کام کے صدقے انہیں حضور ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین!...... ''آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے''

اتباع سنت کا تاریخی واقعہ

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانہ خلافت میں جب مسلمانوں نے سمرقند فتح کر لیا۔ مسلمان وہاں آباد ہوئے اور اپنے گھر بنا لئے۔ ایک عرصہ گزر گیا تو سمرقند والوں کو معلوم ہوا کہ مسلمانوں نے اپنے نبی ﷺ کی سنت کے خلاف ہمارے ملک کو فتح کیا ہے۔ یعنی یہ کہ سب سے پہلے اسلام کی دعوت دیں۔ پھر جزیہ کی پیشکش کریں اور اگر وہ بھی منظور نہ ہو تو پھر مقابلہ کریں۔ لہٰذا انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی خدمت میں چند لوگوں کو روانہ کیا۔ انہیں یہ بتایا کہ آپ کی فوج نے اپنے نبی ﷺ کی اس سنت پر عمل کئے بغیر سمرقند کو فتح کیا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے سمرقند کے قاضی کو حکم دیا کہ عدالت قائم کرو پھر اگر یہ بات صحیح ثابت ہو جائے تو مسلمان فوجوں کو حکم دیں کہ سمرقند چھوڑ کر باہر کھڑی ہو جائیں۔ پھر اس سنت پر عمل کریں۔ چنانچہ قاضی نے ایسا ہی کیا۔ وہ بات صحیح ثابت ہوئی تو مسلمانوں نے سمرقند خالی کر دیا اور شہر سے باہر جا کر کھڑے ہو گئے۔ جب وہاں کے بت پرستوں نے مسلمانوں کا یہ عدل وانصاف دیکھا جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی تو انہوں نے کہا کہ اب لڑائی کی ضرورت نہیں۔ ہم سب مسلمان ہوتے ہیں۔ چنانچہ سارے کا سارا سمرقند مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ سبحان اللہ!

حضرت مولانا محمد اسلم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا

گوجرہ میں مولانا محمد اسلم چشتیؒ ۱۶؍جنوری ۲۰۱۷ء کی شام انتقال فرما گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! مولانا محمد اسلم چشتیؒ جٹ برادری سے تعلق رکھتے تھے اور ہمارے مخدوم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے عزیز تھے۔ حضرت لدھیانویؒ، مولانا محمد اسلمؒ کو مدرسہ احیاء العلوم ماموں کانجن ہمراہ لائے۔ ابتداء سے متوسطہ تک یہاں پر تعلیم حاصل کی۔ پھر جامعہ رشیدیہ ساہیوال پڑھتے رہے۔ آخری تین سال آپ نے کراچی جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں پڑھا۔ دورۂ حدیث شریف، شیخ الاسلام حضرت بنوریؒ، مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ، مفتی ولی حسن ٹونکیؒ ایسے حضرات سے پڑھا۔

آپ ذی استعداد عالم دین تھے۔ کتب پر بھرپور دسترس حاصل تھی۔ کہیں پڑھانے لگ جاتے تو ماہر مدرس ہوتے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور مولانا محمد اسلم چشتیؒ کے خاندان میں ایک اور عالم دین تھے جو پنجاب کے نامور خطیب تھے۔ گھنٹوں بلاتکلف بولنے والے، خوبصورت ترنم آواز کے مالک، قادر الکلام خطیب، مولانا محمد سلیمان طارق وہ گوجرہ جامعہ مسجد کلاتھ مارکیٹ میں اوقاف کے خطیب تھے۔ ان کی ترقی ہوئی تو انہوں نے اپنی جگہ مولانا محمد اسلم چشتیؒ کو خطیب لگوادیا۔ مولانا محمد اسلمؒ اس زمانہ میں مدرسہ محمودیہ گوجرہ میں کتابیں بھی پڑھاتے رہے۔ مولانا اسلمؒ خوب انسان تھے۔ ایک بار خیال اٹھا تو جوانی میں قرآن مجید یاد کرنا شروع کردیا اور حیرت ہے کہ ان کا عشق قرآن کا جذبہ جیت گیا اور وہ حافظ بن گئے۔ اس دوران آپ کی اہلیہ کا جوانی میں وصال ہوگیا تو دوسری شادی کی۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد دی۔ سب کو قرآن مجید کا قاری اور عالم بنایا۔ وہ بہت درویش صفت انسان تھے۔ ان کا ظاہر وباطن ایک تھا۔ بیعت کا تعلق حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز پیر جی عبدالعزیزؒ گیارہ چک والوں سے تھے۔ ان کی وفات کے بعد حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ سے بیعت کا تعلق قائم کیا اور خلافت پائی۔

گوجرہ آمد کے دوران سے لے کر دم وفات تک مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرہ کے امیر رہے اور اس کام کے لئے خوب متحرک رہے۔ کمیٹی گراؤنڈ میں بڑی بڑی مثالی دو دو دن کی کانفرنسیں منعقد کرتے رہے۔ پہلے چنیوٹ پھر چناب نگر ختم نبوت کانفرنسوں میں تشریف لانا آپ کے معمولات کا حصہ تھا۔ اوقاف سے ریٹائرڈ ہوئے تو گوجرہ کے جس محلہ میں مکان تھا اسی محلہ میں مسجد ومدرسہ قائم کیا۔ عمر بھر اس کی آبیاری کرتے رہے۔ خود کو عوارض نے گھیر لیا تو سب کچھ بچوں کے سپرد کردیا اور خود ذکر الٰہی کے لئے وقف ہوگئے۔ زہے نصیب! کہ ذکر اللہ کرتے کرتے ہی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ اس شان سے گئے کہ دنیا عش عش کر اٹھی۔

حضرت مولانا قاری نذیر احمد رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے ممتاز رہنما مولانا قاری نذیر احمد ۱۱ر جنوری ۲۰۱۷ء دن کے قریباً ایک بجے لاہور میں وصال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

ضلع سرگودھا تحصیل بھلوال میں ایک قدیمی قصبہ ''رتو کالا'' ہے۔ جہاں مولانا قاری نذیر احمد رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۵۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام غلام محمد راجپوت تھا۔ رتو کالا میں ایک عالم ربانی حضرت مولانا کامل الدین رحمۃ اللہ علیہ تھے جو دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ ان کی زیر سرپرستی آپ نے قرآن مجید ناظرہ پڑھا۔ آپ کا ننھیال ہیڈ فقیریاں میں تھا۔ وہاں چھوٹی مسجد میں قاری فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چار سال میں حفظ اور گردان مکمل کی۔ بھلوال مدرسہ دارالسلام میں مولانا فضل الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آپ نے درس نظامی کا آغاز کیا۔ متواتر تین سال یہاں پڑھا۔ منڈی بہاؤالدین مرکزی جامع مسجد میں مولانا محمد اسلم صاحب کے پاس بھی پڑھتے رہے۔ ۱۹۷۲ء میں دورہ تفسیر شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار میں کیا۔

دورہ تفسیر کے بعد لاہور آگئے۔ جامعہ قاسمیہ رحمان پورہ میں یادگار اسلاف حضرت مولانا شاہ محمد کے ہاں بقیہ کتب موقوف علیہ تک چار سال میں مکمل کیں۔ دورہ حدیث شریف آپ نے جامعہ اشرفیہ لاہور سے کیا۔ جب آپ جامعہ قاسمیہ پڑھتے تھے تو الحمد کالونی اقبال ٹاؤن میں مسجد کے لئے دس مرلہ کا پلاٹ تھا۔ اس پر نمازیں پڑھانے کی استاذوں نے ڈیوٹی لگائی۔ مدرسہ میں پڑھتے تھے۔ نمازیں یہاں پڑھاتے۔ ناظرہ کے بچوں کی صبح وشام کلاس بھی ساتھ چلتی۔ نمازیوں کا حلقہ اور اعتماد بڑھا تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جامع مسجد مدنی کے نام سے مسجد کی تعمیر کا آغاز کیا اور یوں قاری نذیر احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مکمل مسجد خود تعمیر کرائی۔ جمعہ بھی پڑھا جانے لگا۔ کالونی آباد ہوتی گئی تو مسجد کی رونق میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ جب فارغ التحصیل ہوگئے تو مسجد میں قیام مستقل کر دیا اور ناظرہ کلاس کے ساتھ حفظ کی کلاس کا بھی مدرسہ تعلیم القرآن کے نام سے آغاز ہوگیا۔ کالونی کے تمام بوڑھے حفاظ آپ کے شاگرد ہیں۔ یوں آپ کی شب وروز کی محنت شاقہ سے حق تعالیٰ نے اہل علاقہ کے بچوں کے لئے حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم کا آغاز کر دیا۔

تعلیم کے دوران میں تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء چلی۔ اس میں آپ نے بڑی جانفشانی سے حصہ لیا۔ اس کے لئے دن رات ایک کر دیئے۔ بنیادی طور پر شعوری دور کی ابتداء سے آپ مولانا محمد عبداللہ

درخواستیؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا عبیداللہ انورؒ، جمعیۃ کے اکابر اربعہ کو اپنے آئیڈیل اکابر سمجھتے تھے اور نظریاتی طور پر آپ کی وابستگی جمعیۃ علماء اسلام سے تھی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد سے لے کر وصال تک ایک سیکنڈ کے لئے بھی جمعیۃ علماء اسلام کے علاوہ کسی دوسری جماعت کی طرف حاشیہ خیال میں بھی داعیہ پیدا نہیں ہوا۔ دنیا میں اگر نظریاتی کارکن اور اپنے مشن سے مخلص کسی شخص کا کوئی تصور ہے تو اس کا مکمل پرتو قاری نذیر احمدؒ تھے۔ ایسے مخلص نظریاتی کارکن ہی جماعتوں کا سرمایہ بلکہ رأس المال ہوتے ہیں۔ خدا لگتی یہ ہے کہ قاری صاحب موصوف نظریات کے بہت اعلیٰ درجہ اخلاص پر فائز تھے اور فائز المرام ہو کر گئے۔ خود فرماتے تھے کہ ختم نبوت اور تبلیغ کا کام دین وایمان کا تقاضہ ہیں اور جماعت صرف ایک ہے اور وہ اس اصول پر زندگی بھر بڑی سختی سے کاربند رہے۔

یہی وجہ ہے کہ قاری صاحبؒ کا جمعیۃ علماء اسلام کے مقامی وعلاقائی یونٹ سے لے کر مرکزی قیادت تک احترام ووقار کا تعلق ووابستگی بلبل وگل پروانہ وشمع کا سا تھا اور اس میں کبھی تزلزل نہیں آیا۔ اس میں قاری صاحبؒ کا وجود مثالی مقام رکھتا تھا۔ بحالی جمہوریت کی تحریک میں دیوانہ وار متحرک رہے۔ اپنے پرایوں نے آپ کو نشانہ تنقید پر رکھا۔ لیکن ایک لمحہ کے لئے آپ کے قدم نہیں ڈگمگائے۔ اسے کہتے ہیں نظریاتی وابستگی کہ جو فیصلہ جماعت کا ہے اس کا مبلغ بن جاتا ہے اور بس۔ جب اوجڑی کیمپ کا واقعہ ہوا اس کے قریب فلسطین میں اسرائیلی مظالم کے خلاف ایک احتجاجی خط امریکی سفارت خانہ اسلام آباد کے سفیر کے سپرد کرنا تھا۔ جمعیۃ علماء اسلام نے طے کیا کہ اجتماعی طور پر وفد جائے گا۔ سفارت خانہ کے باہر بینر لہرائیں گے اور خط ان کے حوالہ کر کے واپس آجائیں گے۔ لیکن یہ بات ابنائے امریکہ کے لئے تشویش کا باعث تھی۔ چنانچہ پولیس نے روک دیا۔ وفد نے بڑھنے کی کوشش کی تو لاٹھی چارج، آنسو گیس کا استعمال اور گرفتاریاں شروع ہوگئیں۔ قاری نذیر احمد صاحبؒ بھی اس معرکہ میں گرفتار ہوئے اور اڈیالہ جیل میں چند دن قید رہے۔

قاری نذیر احمدؒ کا بیعت کا تعلق حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سے تھا۔ خود فرماتے تھے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ پر بلاناغہ ہر سال حاضری کا معمول تھا۔ آغاز جوانی تھا، میں اکابر کی زیارت کے لئے علماء کرام کی قیام گاہ پر چلا گیا۔ حضرت درخواستیؒ، حضرت مفتی صاحبؒ اور بہت سارے حضرات تشریف فرما تھے۔ سب کی زیارت کی۔ ان میں حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ بھی تھے۔ حضرت خواجہ صاحبؒ کو جب پہلی بار دیکھا تو دل نے فیصلہ کیا کہ بیعت آپ سے ہونا ہے۔ طبیعت میں ایسا زبردست داعیہ پیدا ہوا کہ قاری صاحبؒ نے حضرت خواجہ صاحبؒ کی بیعت کرلی۔ مولانا قاری نذیر احمدؒ کو کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے

اپنے مرشد، مرشد خانہ اور خانقاہ شریف سے تعلق واحترام کی ایک مثال قائم کر دی۔ آگے چل کر جمعیۃ میں شامل نہیں بنیں۔ لیکن یہ اپنے مرشد کے عمل کو دیکھتے، جدھر حضرت خواجہ صاحب ؒ، ادھر قاری نذیر احمد ؒ۔ بس مرشد کی اتباع کا بھی ریکارڈ قائم کر دیا۔ قاری نذیر احمد ؒ کو کریڈٹ جاتا ہے کہ جمعیۃ کی تمام قیادت آپ کی مسجد میں تشریف لائی۔ باہر کے مہمان حضرت مولانا سید اسعد مدنی، حضرت مولانا سید ارشد مدنی، غرضیکہ ملکی اور غیر ملکی چوٹی کے علماء کرام آپ کی مسجد وادارہ میں تشریف لائے۔

تقریباً دس سال پہلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شاہی مسجد لاہور میں ختم نبوت کانفرنس رکھنا تھی۔ اس کے لئے ایک رابطہ کمیٹی بنی۔ جس میں جناب پیر رضوان نفیس، حضرت قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا قاری نذیر احمد ؒ شامل تھے۔ انہوں نے لاہور ڈویژن کے ہر شہر وقصبہ کا دورہ کیا۔ میٹنگیں، بیانات، ملاقاتیں، کانفرنسیں، غرض بڑی کانفرنس کے لئے ایک سو مربعہ میل کا علاقہ ان حضرات نے گویا اس پورے ڈویژن کو جلسہ گاہ بنادیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ کانفرنس کامیاب رہی۔ اس کے بعد اس رابطہ کمیٹی نے پھر شکریہ ادا کرنے کے لئے دورہ کیا۔ اتنے حوصلہ افزاء نتائج ملے کہ طے کر لیا کہ یہ رابطہ کمیٹی قائم رہے گی۔ انصاف کی بات ہے کہ اس کمیٹی میں جو سب سے زیادہ فعال اور حاضر باش حضرات تھے ان میں مولانا قاری نذیر احمد ؒ بھی شامل تھے۔ اب لاہور اور پورے ڈویژن میں ہمارے علماء، مشائخ متحرک نظر آتے ہیں۔ اس تحریک میں قاری نذیر احمد ؒ کی جدوجہد کا وافر حصہ ہے۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ کا وصال ہوا۔ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ قاری نذیر احمد ایسے بیدار مغز اور بلند سوچ کے مالک تھے کہ فوراً صاحبزادہ خلیل احمد صاحب کی ماہانہ خانقاہی نشست کا لاہور کے لئے وقت طے کرایا۔ اس عمل کا فائدہ یہ ہوا کہ پورا حلقہ ہر ماہ مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن جمع ہو جاتا ہے اور یوں ربط باہمی کی عمدہ مثال قائم ہے۔

گزشتہ کچھ عرصہ سے قاری صاحب ؒ کے ہاں شوگر نے اپنے لوازمات سمیت بن بلائے مہمان کی طرح ڈیرہ ڈال لیا۔ قاری صاحب ؒ کی بلند حوصلگی کہ وہ اسے ساتھ ساتھ لئے پھرتے رہے۔ آخر وقت تک اپنے معمولات کو ترک نہیں کیا۔ موت برحق ہے۔ اس سے کوئی استثناء نہیں۔ وقت موعود آن پہنچا۔ آپ اللہ رب العزت کے بلاوا پر چل دیئے۔ وصال کی اطلاع ملتے ہی قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن گھر تشریف لائے۔ دن ایک بجے وصال ہوا۔ شام کو لاہور میں جنازہ ہوا۔ جو حضرت مولانا محمد خان شیرانی نے پڑھایا۔ آپ کی میت کو آبائی علاقہ رتو کالا لے جایا گیا۔ رات دس بجے مولانا مفتی شاہد مسعود نے یہاں جنازہ پڑھایا اور آپ کو حضرت مولانا کامل الدین ؒ کے قدموں میں ابدی آرام گاہ میں پہنچا دیا گیا۔ دنیا

گول ہے۔ آپ نے مولانا کامل الدین ؒ کی زیر سرپرستی تعلیم کا آغاز کیا۔ انہیں کے زیر قدم یہ عمل تکمیل پذیر ہوا۔ آپ کے بڑے صاحبزادہ قاری محمود معاویہ کو مسجد کمیٹی کا صدر اور مدرسۃ البنات کا مہتمم اور چھوٹے صاحبزادہ مولانا محمد طیب کو مسجد کا خطیب مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشیں اور قاری صاحب ؒ کو بال بال مغفرت نصیب ہو۔ آمین!

کیا جنس کھ، ظریف الطبع، درویش اور نظریاتی ساتھی منوں مٹی کے نیچے چلے گئے۔ جہاں ہم سب نے جانا ہے۔ اللہ بس، باقی ہوس۔

حضور ﷺ کی پانچ نصیحتیں

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''اے ابوذر! میں تم کو کچھ نصیحتیں کرنا چاہتا ہوں۔ ان کو تم توجہ سے سنو۔ ان کو یاد رکھو۔ ان پر غور کرو اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔''

پہلے دن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور خاموش ہوگئے۔ دوسرے دن بھی آپ ﷺ نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔ حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ میں منتظر رہا کہ آپ ﷺ وہ نصیحتیں بیان فرمائیں۔ لیکن آپ ﷺ نے اتنا ہی ارشاد فرمایا اور خاموش ہوگئے۔ تیسرے دن بھی اسی طرح ارشاد فرمایا۔ یہاں تک کہ چھ دن تک روزانہ آپ ﷺ یہی فرماتے رہے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ چھ دن گزرنے کے بعد ساتویں دن حضور نبی کریم ﷺ نے یہ نصیحتیں مجھے ارشاد فرمائیں:

۱...... تم اپنے ظاہر و باطن میں تقویٰ کا اہتمام کیا کرو۔

۲...... جب تم سے برائی ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کرلو۔ وہ نیکی اس گناہ کو مٹادے گی۔

۳...... تم مخلوق میں سے کسی سے کوئی چیز مت مانگو۔ اپنی ضرورت کسی انسان سے مت طلب کرو۔ یہاں تک کہ تمہارا کوڑا بھی زمین پر گر جائے تو اسے خود اٹھالو۔ کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہو۔

۴...... تم کسی کی امانت اپنے پاس مت رکھو۔ (کیونکہ امانت کی ذمہ داری بڑی اہم ہے۔ امانت میں خیانت ہو جانے یا ضائع ہونے کا خطرہ ہر وقت لاحق رہتا ہے۔)

۵...... تم دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے والے نہ بنو۔ (ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ: ''جو شخص دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے ثالث بنادیا گیا یا ویسے ہی قاضی بن گیا تو وہ ایسا ہے جیسے اس کو بغیر چھری کے ذبح کردیا گیا ہو۔)

قادیانی دجال کا استیصال ...... (حصہ نظم)

قسط نمبر:2

مولانا سعد اللہ لدھیانوی ؒ

مناجات بحضرت قاضی الحاجات

اے خدا ایمان پہ قائم رکھ ہمیں | مصطفیٰ کی راہ پہ دائم رکھ ہمیں
فتنۂ دجال سے دیجیو امان | سب سے بڑھ کر ہم پہ تو ہے مہربان
جتنے ہوں دجال یا دجالچے | ان کی زد سے دین اور دنیا بچے
ہم کو یاں دل شاد رکھ آباد رکھ | اپنے فرمانوں کا تو منقاد رکھ
عافیت سے رکھ ہمیں دارین میں | دے مرادیں دین و دنیا کی ہمیں
دین پر قائم رہیں جب تک جئیں | وقت رحلت کاسہ وحدت پئیں
کچھ نہ ابلیس لعین کا بس چلے | تیری رحمت سے ہوں طے سب مرحلے
قبر میں مثل عروس نو سلا | وقت نکحہ مہربانی سے بلا
جب چلیں اٹھ کر تو شاد و سرخرو | تجھ سے ہم راضی ہوں یا رب ہم سے تو
جنت الفردوس میں وہ منزل ملے | دور ہو جائیں سبھی شکوے گلے

آمین!

نظم نمبر:۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانی کے سب ستائش خر | اس مسدس کو سن کے ہیں ششدر
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی | سولی نہیں چڑھے وہ، جھوٹا ہے قادیانی
ہے لم یمت حسن سے مختار کی زبانی | قبل از قیامت آنا عیسیٰ کا بارثانی
چالیس سال آ کر ہو اور زندگانی | ہو جائے ان کے آگے دجال گل کے پانی
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی | سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے قادیانی
ممتاز خلق میں ہیں صدیقہ ان کی ماں ہے | عیسیٰ کی یہ فضیلت قرآن میں بیان ہے
ہیں چوتھے آسمان پر ان کا وہ اب مکان ہے | منزل دمشق ہوگا اور منتظر جہان ہے

زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

معلوم سب کو ہے کیا تھی عمر نوحؑ و آدمؑ   ختم الرسلؐ ہیں افضل پھر یہ بھی ہے مسلم

کیا ہے کمال ونقصان ہو عمر بیش یا کم   زندہ ہیں ابن مریم زندہ ہیں ابن مریم

زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

جب انہ لعلم للساعۃ آچکا ہے   اور ابن مریم اس میں مرجع ضمیر کا ہے

قول ابوہریرہؓ تشریح مدعا ہے   اب بارثانی آنے میں شک وشبہ کیا ہے

زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

قرآن میں... ان من واھل الکتاب دیکھو   مستقبل مؤکد سمجھو لیؤمنن کو

یا ہے اس کے آگے پھر قبل موتہ جو   عیسیٰ کے زندہ ہونے پر ہیں گواہ یاں دو

زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

سب دہلوی محدث ہیں ترجموں میں لکھتے   حسب بیان بالامعنی ان آیتوں کے

ان کادیانیوں کے سب ادّعا ہیں جھوٹے   بدظن ہیں انبیاء سے اور صالح سلف سے

زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

مذکور قد خلت میں کب ہے کسی کا مرنا   معنی خلا کا ہے بس ایک جا سے ہو گزرنا

معنی اذا خلوا کا جب مرگئے نہ کرنا   ہاں دیکھ سنت اللہ کو مارنے سے ڈرنا

زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

دجال کادیانی نے جال اک بچھایا   ہے معنی توفی مرنا فقط اوڑایا

نفس لم تمت کے حق میں توفی آیا   تقریر بے سروپا میں اس کو ہے چھپایا

زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

خود بھی مختصر تھا عیسیٰ بنا نہ تھا جب   اب ان کے مارنے میں اس کا فقط ہے مطلب

عیسیٰ اور مہدی سے آپ ہو ملقب   اہل الغرض کی باتیں دانا ہیں مانتے کب

زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

بلبل نے کیا گلستان میں نغمے ہیں سنائے   معدوم ہی ہے کیوں دنیا سے ہو نہ جائے

الو کے زیر سایہ کوئی کبھی نہ آئے   اس زاغ کادیانی نے پڑھ کر سب بھلائے

زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

کہتا تھا میں مجدد ہوں سیزدہ صد   آخر بنا نبی اور مرسل رسول احمد

خود بن کے عیسیٰ ان کو کہتا ہے شوخ مرتد   مر کر ہوا وہ مٹی اب کیسی اس کی آمد
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

مرزا بطور خفیہ چیلا ہے نیچری کا   مرگ وصلیب عیسیٰ یہ سب اسی سے سیکھا
البتہ اس سے بڑھ کر بن بیٹھا آپ عیسیٰ   وہ پیر پر شکم تھا چیلا تھا پر یہ بھوکا
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

زردار ہے وہ بڈھا اور یہ دیوالیا ہے   وہ پنشنر اور اس نے ریزائن دے دیا ہے
نقد اس کا سودی اس نے مزرع گرد کیا ہے   پر وعدہ کتب سے عالم کو ٹھگ لیا ہے
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

کہتا تھا تیں سو جز میری کتاب ہوگی   پینتیس جز چھرلی دس پچیس قیمت اس کی
تھا اک سراج فرضی دادہ دلوں کی دھمکی   روغن پیا بہت سا وہ شمع پر چمکی
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

پاپڑیں کادیانی نے ہر طرح کی بیلے   الہام و وحی و قانون کیا کیا نہ کھیل کھیلے
ناصر معاون اس کے اٹھے ہیں چند چیلے   گھبرانہ مؤمن ان کے تو دیکھ دیکھ میلے
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

عیسیٰ سے معجزوں میں یہ سفلہ ہے منافر   اسلامیوں نے اس کو ثابت کیا ہے کافر
اپنے ہی اعتقادوں پر گر ہو مسافر   کس منہ سے ہوگا حاضر پیش خدائے غافر
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

مرزائیوں نے ہر سو اک شور ہے مچایا   عیسیٰ یہودیوں نے سولی پہ تھا چڑھایا
قرآن اس کی حق سے تکذیب کرنے آیا   نفی صلیب کر کے رفعت کو ہے جتایا
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

ان نو مسیحیوں کو انجیل بھی دکھاؤ   عیسیٰ حواریوں سے کہتے ہیں جو سناؤ
تم مثل برق مجھ کو آتا فلک سے پاؤ   جھوٹوں کو دشت وحجرہ میں ڈھونڈنے نہ جاؤ
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

میں ہوں مسیح کہہ کر جھوٹے بہت سے آئیں   جھوٹی کرامتیں اور کچھ شعبدے دکھائیں
بس ہو تو راستکاروں کو بھی کچھ سکھائیں   کر فضل یا الٰہی رکھ دور یہ بلائیں
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی   سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

لکھتے ہیں ابن قیم نونیہ دیکھو ان کا
ہیں پڑھ چکے ادھر ہی کو پہلے آنے سے عیسیٰ
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی

کیا کادیانی دیکھو یہ کیا ہے بکتا
موت اس کو آ گئی پھر اب آ نہیں وہ سکتا
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی

ہے مجمع بحار الانوار میں یہ مظہر
ہیں اور ایک سو پھر پینتیس پر نظر کر
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی

ہیں ساتھ مصطفیٰ کے دو صاحبان عالی
عیسیٰ کے واسطے واں چوتھی جگہ ہے خالی
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی

کہتا ہے یوں ازالہ دجال مفتری کا
تھا صرف معجزہ یہ کھیل اک فسوگری کا
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی

الہام و وحی مرزا مانند انبیاء ہے
من نیستم رسول اک دھوکا نہیں تو کیا ہے
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی

جب کذب وکفر برسیں مکار کی قلم سے
کیا سود ست بچن سے نہ آریہ دھرم سے
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی

ان کفریات سے ہو جب تک نہ آپ تائب
عیسیٰ نہ بن سکے گا ہرگز بقول صائب
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی

سلطان کمین پٹی نے کیا غضب کیا ہے
اب پیشین گوئیوں سے منہ اس کا سی دیا ہے

معراج مصطفیٰ کو سوئے فلک ہوا تھا
ہاتھوں سے جن کے ہو گئی ٹکڑے صلیب کے
سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

سولی سے عیسیٰ اترا تھا اوسہ موسہ بکتا
مکار خود غرض ہے کیا جعل ساز یکتا
سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

عیسیٰ کی لم یمت پر ہے اتفاق اکبر
وہ مات لم یمت کے آگے ہے مات منکر
سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

دو چاند ایک سورج چل جھانک دیکھ جالی
جیتے کو مردہ کہنا بے شک ہے ایک گالی
سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

عیسیٰ کا معجزہ تھا گوسالہ سامری کا
کالا کرے خدا منہ مکار نیچری کا
سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

صاف انکشاف اس کا کچھ ان سے بھی سوا ہے
مرزائیو تمہاری عقلوں کو کیا ہوا ہے
سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

بچتے نہ ہوں نبی جن کی بدگوئی وستم سے
واقف ہیں بافراست سب اس کے پیچ خم سے
سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

کیا فائدہ جتاتا کفار کے معائب
ثابت ہوا شریعت میں خاسر اور خائب
سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

وہ جام وصل گویا مرزا کا خون پیا ہے
اللہ نے جس کو جنتی دی زندگی جیا ہے

زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی — سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی
مشہور ہو کے برسوں مرزا غلام احمد — بننے لگا رسول اب سرکش بنام احمد
عیسیٰ ہوں جب نصیر دین ہمام احمد — کہتا جو ان کو دیکھے سعدی سلام احمد
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی — سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی
سعدی کلیہ مسدس سب کو پسند ہوگا — مرزائیاں منصف کو سود مند ہوگا
شائع بہ شش جہت یہ ترجیع بند ہوگا — تا گنبد چہارم نعرہ بلند ہوگا
زندہ ہیں ابن مریم بارفع آسمانی
سولی نہیں چڑھے وہ جھوٹا ہے کادیانی

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کا اخلاص

حافظ اللہ بخشؒ تلمیذ حضرت قاری رحیم بخش پانی پتیؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ لاہور کے سفر میں جبکہ بندہ (حافظ اللہ بخشؒ) بھی ساتھ تھا ایک شخص نے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کو دعوت دی کہ حضرت فلاں وقت کا کھانا آپ ہمارے ہاں تناول فرمائیں۔

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے فرمایا کہ: ”تم اس دعوت پر کتنے پیسے خرچ کرو گے؟“ اس شخص نے کہا: ”پانچ روپے۔“ مولانا نے وہ پانچ روپے اس سے لے لئے۔ ان میں سے دو آنے مجھے دے کر بازار بھیجا کہ: ”ایک آنے کی روٹیاں اور ایک آنے کے چنے اور دہی وغیرہ لے آؤ۔“

میں حسب حکم یہ چیزیں لے کر حاضر ہوا تو آپ نے میزبان کو بلایا اور پھر ہم تینوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس مختصر دعوت میں ایسی برکت و نورانیت پیدا فرمائی کہ کھانے کے بعد حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے فرمایا کہ: ”واللہ! میں نے ساری زندگی اتنا سیر ہو کر کبھی کھانا نہیں کھایا۔“

دعوت کے بعد حضرت جالندھریؒ نے میزبان سے فرمایا کہ: ”آپ کے پانچ روپے میں سے صرف دو آنے خرچ ہوئے ہیں۔ باقی چار روپے چودہ آنے چاہو تو واپس لے لو۔ یا پھر اگر اجازت دو تو یہ رقم ختم نبوت کے لئے جمع کر کے تمہیں رسید کاٹ دوں۔“

انہیں اکابرین کی قربانیاں اور خلوص تھا کہ اللہ تعالیٰ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو ہر مقام پر کامیابی سے ہمکنار فرمایا۔ علیہم رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ! (ماخوذ از کتاب: کایا پلٹ)

محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۵ کا مقدمہ

مولانا اللہ وسایا

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۰ امابعد!

۱...... جولائی ۱۹۵۲ء میں قادیانیوں نے الفضل کا خاتم النبیین کا نمبر شائع کیا امت کے اکابر واسلاف کی عبارتوں میں تحریف کر کے ان کو اجرائے نبوت کا قائل قرار دیا۔ ان کے اس نئے دجل کو جن حضرات نے پارہ پارہ کرنے کے لئے قلم اٹھایا، ان میں جامعہ آباد، محمدی شریف، ضلع چنیوٹ کے حضرت مولانا محمد نافع مرحوم (وفات ۳۰ر دسمبر ۲۰۱۴ء) بھی تھے۔ آپ نے ’’مسئلہ ختم نبوت اور سلف صالحین‘‘ کے نام پر رسالہ شائع فرمایا۔ یہ ۱۹۵۲ء کی بات ہے۔ قریباً پچاس سال بعد آپ نے اپنے شاگرد مولانا مشتاق احمد چنیوٹی مرحوم (مدفون مکہ) کو حکم فرمایا تو بہت سے اضافوں کے ساتھ جنوری ۲۰۰۷ء میں دوبارہ شائع ہوا۔

۲...... مسجد مبارک اسلامیہ کالج لاہور کے خطیب اور اہل حدیث مکتب فکر کے رہنما مولانا فضل الرحمن صاحب نے ’’قادیانی لاہوری مرزائی دائرہ اسلام سے خارج کیوں ہیں، علمی جائزہ‘‘ نامی کتابچہ تحریر فرمایا۔

۳/۱...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے امیر مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد نے ایک اخباری رپورٹ کو پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا جس کا نام ’’پاکستانی شمسی توانائی کا نظام تباہ کر دیا گیا‘‘ رکھا۔

۴/۲...... مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد نے ’’قانون گستاخ رسول تاریخ کے آئینہ میں‘‘ کے نام سے پمفلٹ مرتب کیا۔

۵/۳...... مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد نے ’’مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور ڈویژن کے کارہائے نمایاں‘‘ کے نام سے رسالہ مرتب کیا۔

۶/۴...... مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد نے ’’مرزائی عزائم اور ایک درخواست‘‘ جنرل ضیاء الحق کو بھجوائی۔ بعد میں اسے پمفلٹ کی شکل میں شائع بھی کیا۔

۷/۵...... ایک پمفلٹ ’’اسلام، ملت، وطن اور تعلیم کے مفاد میں سیکرٹری تعلیم پنجاب کو برطرف کر دیا جائے‘‘ حکیم عبدالرحمن آزاد نے شائع کیا۔

۸/۱...... ’’قادیانیت کا اصلی چہرہ‘‘ مرتبہ جناب حافظ محمد ثاقب صاحب مرحوم گوجرانوالہ۔

۹/۲...... ’’پنجابی نبی کے کارنامے‘‘ مرتبہ حافظ محمد ثاقب مرحوم۔

۱۰...... ’’تازیانہ نقشبندیہ بر فرقہ غلدیہ‘‘ ۱۹۰۶ء کے الحکم قادیان میں ایک قادیانی نے اپنے مضمون میں نقشبندیہ حضرات کو تنقید کے نشانہ پر رکھا۔ اس وقت کے مشائخ نقشبند کے نامور بزرگ مولانا حکیم عبدالرسول بکھروی حنفی نقشبندی مجددی نے قلم اٹھایا اور یہ کتاب مرتب فرمادی۔ یہ کتاب ملعون قادیان کے زمانہ میں لکھی گئی۔ ایک صدی سے زیادہ اس پر زمانہ بیت گیا۔ آج دوبارہ اس کی اشاعت پر ہمیں جتنی خوشی ہورہی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

۱۱...... ’’اتمام الحجة عن عقیدہ ختم نبوت یعنی آیت خاتم النّبیین اور احادیث ختم نبوت‘‘ مولانا قاضی محمد ضیاء الحق (ایم.اے) خطیب فیصل مسجد دی مال پشاور کا مرتب کردہ پمفلٹ ہے۔

۱۲...... جناب حشمت اللہ قریشی صاحب نے شیعہ وسنی کتب کے حوالہ سے ’’مہدی اور مسیح دو جدا جدا فرد ہیں‘‘ پمفلٹ لکھا۔

۱۳...... مولانا محمد شفیع جوش خطیب ایف بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور نے ’’مرزائے قادیان کی تحریف قرآن‘‘ کے نام سے پمفلٹ لکھا۔

۱۴/۱...... جناب محمد سلیم ساقی (ایم.اے) نے ’’مرزا قادیانی کا پوسٹ مارٹم‘‘ کے نام سے کتابچہ تحریر کیا۔

۱۵/۲...... جون ۱۹۸۸ء میں قادیانی خلیفہ مرزا طاہر نے جن مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا ان میں جناب محمد سلیم ساقی بھی تھے۔ انہوں نے ’’مرزا طاہر قادیانی خلیفہ ربوہ کے چیلنج کو چیلنج‘‘ کے نام سے جوابی پمفلٹ تحریر کیا۔

۱۶...... مرزا طاہر کے مباہلہ کے چیلنج کے پمفلٹ کے جواب میں فقیر اللہ وسایا راقم الحروف نے جواب تحریر کیا۔ ’’مباہلہ کا چیلنج قبول ہے، قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کے نام کھلا خط‘‘

۱۷...... گجرات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر جناب چوہدری محمد خلیل قادری مرحوم نے مرزا طاہر کے مباہلہ کے جواب میں ’’قادیانی مکفرین ومکذبین کو مباہلہ کا منہ توڑ جواب اور چیلنج قبول‘‘ کے نام سے پمفلٹ تحریر کیا۔

۱۸...... اٹک مجلس ختم نبوت کے ذمہ دار جناب عابد حسین صدیقی نے مرزا طاہر کے مباہلہ کے جواب میں ’’قادیانیوں کی طرف سے دیئے گئے مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے کا اعلان‘‘ کے نام سے پمفلٹ تحریر کیا۔

۱۹...... جناب چوہدری محمد شریف خالد ایڈووکیٹ شیخوپورہ نے مرزا طاہر کے مباہلہ کے جواب میں ’’قادیانیوں کی دعوت مباہلہ تجزیہ ورد عمل‘‘ کے نام سے پمفلٹ تحریر کیا۔

۲۰...... جناب سید عبدالحفیظ شاہ ضلع ٹھٹھہ نے مرزا طاہر کے مباہلہ کے جواب میں رسالہ تحریر کیا۔ ’’مباہلہ کا کھلا جوابی چیلنج‘‘

۲۱...... دی ارائیول برٹش ایمپائران انڈیا کی رپورٹ کا ایک اقتباس مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور نے ’’ایک مذہبی غدار کی تلاش‘‘ کے نام سے شائع کیا۔ یہ اکیس رسائل ’’محاسبہ قادیانیت‘‘ کی جلد پنجم میں شامل اشاعت ہیں۔ جن میں:

۱......	حضرت مولانا محمد نافع مرحوم	کا	۱	رسالہ
۲......	مولانا فضل الرحمٰن	کا	۱	رسالہ
۳......	مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد	کے	۵	رسائل
۴......	جناب حافظ محمد ثاقب مرحوم	کے	۲	رسائل
۵......	مولانا حکیم عبدالرسول بکھروی	کا	۱	رسالہ
۶......	مولانا قاضی محمد ضیاء الحق	کا	۱	رسالہ
۷......	جناب حشمت اللہ قریشی	کا	۱	رسالہ
۸......	مولانا محمد شفیع جوش	کا	۱	رسالہ
۹......	جناب محمد سلیم ساقی ایم۔اے	کے	۲	رسائل
۱۰......	فقیر راقم اللہ وسایا	کا	۱	رسالہ
۱۱......	جناب چوہدری محمد خلیل گجرات	کا	۱	رسالہ
۱۲......	جناب عابد حسین صدیقی	کا	۱	رسالہ
۱۳......	جناب چوہدری محمد شریف خالد ایڈووکیٹ	کا	۱	رسالہ
۱۴......	جناب سید عبدالحفیظ شاہ	کا	۱	رسالہ
۱۵......	مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور	کا	۱	رسالہ
	گویا پندرہ حضرات کے	کل	۲۱	رسائل

محاسبہ قادیانیت کی اس جلد میں شامل اشاعت ہیں۔ اللہ رب العزت قبول فرمائیں۔

محتاج دعاء: فقیر اللہ وسایا!

۲۹ر ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ، مطابق ۲ر اکتوبر ۲۰۱۶ء

اکبر شاہ خان نجیب آبادی کے متعلق نیا انکشاف

اردو زبان کے معروف مؤرخ اکبر شاہ خان نجیب آبادی کے متعلق یہ تو معلوم تھا کہ وہ قادیانی ہوگئے تھے اور یہ کہ انہوں نے مرزا قادیانی گرو گھنٹال کے چیلا نورالدین بھیروی قادیانی کی سوانح بھی لکھی تھی۔

لیکن آج ۲۲ر جنوری ۲۰۱۷ء کو معروف دانشور جناب ماہر القادری مرحوم مدیر ’’الفاران‘‘ کراچی کی کتاب ’’یادرفتگان‘‘ (جلد۲ص ۲۱۴) پڑھتے ہوئے ذیل کے اقتباس پر نظر پڑی کہ:

’’اکبر شاہ خان مرحوم کی زندگی میں ایک ایسا تاریک دور بھی آیا کہ وہ قادیانی ہوگئے اور عقیدت کے جوش میں مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ حکیم نورالدین علیہ ما علیہ کی بایوگرافی تک مرتب کرڈالی۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق عطاء فرمائی اور وہ کفر وضلالت کے اس دائرے سے نکل کر مسلمان ہوگئے۔‘‘

جناب ماہر القادری اپنے دور کے نامور اہل علم اور دانشور رہنما تھے۔ قادیانی فتنہ کے متعلق ان کا علم وآگہی مستند حوالہ شمار ہوتا تھا۔ آپ کا یہ فرمانا کہ اکبر شاہ خان نجیب آبادی نے قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کرلیا تھا۔ ان کا یہ حوالہ فقیر راقم کے لئے نیا خوشگوار انکشاف اور معلومات میں اضافہ کا باعث ہے۔

قارئین کرام! ختم نبوت کے عنوان پر کام کرنے والے حضرات سے استدعا ہے کہ وہ اس حوالہ کے بعد اکبر شاہ نجیب آبادی کے متعلق اپنی رائے بدل لیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا کہ وہ قادیانیت کے کفر کو چھوڑ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے تھے۔ کسی بھی قادیانی کے اسلام قبول کرنے پر ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ یہ ایک فطری امر ہے۔ اس لئے کہ جب کسی مسلمان کے کفر اختیار کرنے پر یعنی قادیانی ہونے پر صدمہ ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کے اسلام قبول کرنے کی خبر پر خوشی بھی ہوتی ہے اور کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

یہی خوشی متذکرہ حوالہ پڑھ کر ہوئی کہ اکبر شاہ خان نجیب آبادی مسلمان ہوگئے تھے۔ حق تعالیٰ ان کے ساتھ اپنے رحم وکرم کا معاملہ فرمائیں۔ انتہائی خوشی کے ساتھ!!!

(فقیر: اللہ وسایا، خادم ختم نبوت ملتان)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
ملتان پاکستان

Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat
HEAD OFFICE : HAZOORI BAGH ROAD, MULTAN - PAKISTAN PH: 4783486 FAX : 4583486

اسلام آباد:051-2829186 لاہور:042-35862404 فیصل آباد 0301-7224794 کراچی:021-32780337 کوئٹہ:081-2841995 پشاور 0333-9223020

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت عالی جناب ممنون حسین صاحب صدر مملکت اسلامیہ جمہوریہ پاکستان (اسلام آباد)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جناب عالی!

مؤسس پاکستان علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے طویل غوروخوض کے بعد متفقہ طور پر آئین پاکستان میں طے کیا کہ قادیانی غیرمسلم ہیں۔ قادیانی اس آئینی حیثیت کے برخلاف خود کو مسلمان کہہ کر آئین پاکستان سے بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ قادیانی گروہ کے ایک اہم فرد ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے پاکستان کی سرزمین کو لعنتی اور اپنے آپ کو مسلمان کہا۔

چاہئے تھا کہ قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بنایا جاتا۔ الٹا قادیانیوں کی سرکاری سطح پر پذیرائی کی جارہی ہے اور اسلام آباد فزکس کے شعبہ کو ڈاکٹر عبدالسلام کے نام پر منسوب کردیا گیا ہے۔

گویا ادارہ کی سند حاصل کرنے والے ایک ایک گھر میں قادیانیت کی ترویج وتعارف کا حکومتی سطح پر اہتمام کردیا گیا ہے۔ یہ اسلامیان وطن کے ساتھ سراسر زیادتی اور آئین پاکستان کی روح سے انحراف کے مترادف ہے۔

تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے قانون کے پروسیجر اور سزا میں تبدیلی لانے کی باتیں ہورہی ہیں جو کسی بھی طرح قابل قبول نہیں۔ برائے کرم:

1...... اسلام آباد شعبہ فزکس کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام پر منسوب کرنے کا حکم واپس لیا جائے۔

2...... یقین دہانی کرائی جائے کہ تحفظ ناموس رسالتؐ کے قانون میں سر مو تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

منجانب شرکاء: تحفظ ناموس رسالت آل پارٹیز کانفرنس، منعقدہ 19 جنوری 2017ء، مسلم ٹاؤن لاہور

کاپی برائے:

1...... جناب وزیراعظم پاکستان، اسلام آباد

2...... جناب وفاقی وزیر داخلہ، اسلام آباد

3...... جناب وفاقی وزیر تعلیم، اسلام آباد

1- جسٹس (ر) [illegible]
ڈپٹی سیکرٹری جنرل پاکستان شریعت کونسل

2- پیر [illegible]
جمعیت مشائخ پاکستان

3- قاضی محمد یوسف [illegible] ڈپٹی سیکرٹری [illegible] پاکستان
مجلس احرار اسلام

4- میاں محمد اویس مرکزی ناظم اطلاعات
مجلس احرار اسلام

5- میاں عبدالوحید اشرفی
مرکزی امیر مجلس ارشاد المسلمین پاکستان

6- عبدالشکور حقانی
نائب ناظم اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

7- مرزا ایوب بیگ
تنظیم اسلامی - ناظم نشر و اشاعت

8- عزیز الرحمٰن
مسئول وفاق المدارس العربیہ پاکستان لاہور

9- عبدالرؤف ملک
سیکرٹری جنرل متحدہ علماء کونسل پاکستان

10- محمد یونس

11- شیخ محمد نعیم بادشاہ
مرکزی سیکرٹری اطلاعات [illegible] پاکستان 0306-4460660

12- یسین شاہ
مدیر جامعہ [illegible] لاہور

13- سید نعیم الحسن بخاری
جنرل سیکرٹری پنجاب جمعیۃ [illegible] پاکستان

14- قاری علیم الدین شاکر
ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوۃ لاہور

15- [illegible] جنرل سیکرٹری

16- [illegible]

17- محمد [illegible] ناظم اعلیٰ
ورلڈ [illegible] ختم نبوت

18- محمد عبدالجبار سلفی، تحریک حرمت [illegible]
[illegible]

19- محمد یسین عابد
جنرل سیکرٹری متحدہ علماء کونسل [illegible]

20- عبداللہ مدنی
ناظم تعلیمات جامعہ [illegible] لاہور

21- محمد حسین
جامعہ مدنیہ جدید لاہور

22- عبدالشکور یوسف
مدرس دار العلوم مدنیہ رسول پارک ملتان روڈ لاہور

23- ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت [illegible]
[illegible] محمد معصوم

24- حکیم حافظ [illegible]
[illegible]

25- محمد افضل باجوہ امیر
تحریک غلامان ختم نبوت پاکستان

26- عادل شہزاد احمد
ضلعی کنوینئر جمعیت طلباء اسلام لاہور

27- شکیل الرحمان ناصر
سیکرٹری اطلاعات جماعت اہلحدیث پاکستان

28- [illegible] جامعہ [illegible]
[illegible]

29- عزیز الرحمن
جامع مسجد زبیر [illegible] گلشن راوی لاہور

30- [illegible] احمد [illegible]
خانقاہ [illegible] امداد العلوم [illegible]

31- قاری مسعود احمد
[illegible] خان [illegible] روڈ لاہور

32- [illegible] خالد محمود [illegible]

33- محمود میاں [illegible]
جامعہ [illegible] لاہور

34- [illegible]

35- مولانا محمد امجد خان
مولانا عبد الرؤف فاروقی

36- جناب فرید احمد پراچہ

37- محمد خان لغاری

38- مولانا عبدالمالک خان [illegible]

39- حافظ رضا نقوی

40- قاری نظیر بہادر

41- [illegible]

42- مولانا عبد الرؤف فاروقی

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... ادارہ

کلمہ طیبہ کا ثبوت: مؤلف: مولانا عبدالحمید تونسوی: صفحات: ۷۲: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مرکز رحماء بینہم جامع مسجد صدیقیہ تنظیم اہل سنت ابدالی روڈ چوک نواں شہر ملتان

مولانا عبدالحمید تونسوی جامع مسجد خلفائے راشدین تونسہ شریف میں ماہانہ درس دیتے ہیں۔ وہاں تبلیغ کے ایک دوست نے کسی دوسرے کا کلمہ طیبہ کے ثبوت کے متعلق سوال دہرایا تو مولانا عبدالحمید تونسوی نے رسالہ مرتب کر دیا۔ جس کا نام: ''کلمہ طیبہ کا ثبوت'' ہے۔ تیس صفحات پر مشتمل یہ رسالہ اور اسی کے ساتھ ہمارے مخدوم حضرت مولانا محمد منظور نعمانی ؒ کا اسی عنوان پر رسالہ جس کا نام ہے: ''کلمہ طیبہ کی حقیقت'' جس میں کلمہ طیبہ کے دونوں جزو (توحید الٰہی اور رسالت محمدی) کی تشریح پوری تحقیق کے ساتھ اور تا امکان مؤثر انداز میں کی گئی ہے اور اس کلمہ اسلام کی روح وحقیقت کو واضح کر کے بتلایا گیا ہے کہ اپنے ماننے والوں سے اس کلمہ کا مطالبہ کیا ہے۔ لکھنے والے مولانا محمد منظور نعمانی لکھنوی ؒ ہیں۔ ان دونوں رسائل کو یکجا کر کے شائع کیا گیا تو ۷۲ صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ خوبصورت تیار ہو گیا ہے۔ پانچوں مذکورہ بالا رسائل وکتب کی طباعت عمدہ ہے۔ کاغذ اعلیٰ ہے۔ کمپیوٹر اور ڈیزائننگ قابل تقلید ہے۔ ٹائٹل چار رنگے انتہائی دیدہ زیب ہیں۔ تمام کتابوں کا معیار طباعت تمام خوبیوں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ مولانا عبدالحمید نے بخل کیا کہ تبصرہ کے لئے ایک ایک کتاب دی اور راقم نے بخل کیا کہ دوسرا سیٹ خریدا نہیں۔ ورنہ کتابوں کی قیمت کا بھی مسئلہ قارئین پر گراں نہ گزرتا۔ اب ابتداء میں دیئے گئے رابطہ نمبر سے معلومات کر کے کتابیں حاصل کریں۔ بہت ہی مثبت اور تبلیغی نگاہ سے یہ کتابیں مرتب کی گئی ہیں۔ اس پر مصنف اور ناشر دونوں مبارک باد کے مستحق ہیں۔

احقاق الحق (یعنی عقیدہ حیات الانبیاء اور اس کے دلائل): مؤلف: مولانا عبدالحمید تونسوی: صفحات: ۳۰۸: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مرکز رحماء بینہم جامع مسجد صدیقیہ تنظیم اہل سنت ابدالی روڈ چوک نواں شہر ملتان: رابطہ نمبر: 0333-9000971

کتاب ''احقاق الحق'' جس کے مصنف حضرت مولانا عبدالحمید تونسوی ہیں جو مناظر اسلام مولانا عبدالستار تونسوی کے نواسے ہیں۔ دارالعلوم کبیر والا کے فارغ التحصیل، متعدد مدارس میں عرصہ تک تدریس کرتے رہے۔ اب تبلیغ کے میدان کا انتخاب کیا۔ پورا ملک ان کا حلقہ تبلیغ ہے۔ جامع مسجد صدیقیہ تنظیم اہل

سنت کے خطیب ہیں۔ جس کے کسی زمانہ میں مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری ؒ، مولانا عبدالشکور دین پوری ؒ اور مولانا عبدالستار تونسوی ؒ خطیب رہ چکے ہیں۔ موجودہ خطیب مولانا عبدالحمید تونسوی بھی انہیں کی روایات کا علم تھامے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس کتاب کے پانچ ابواب ہیں۔ پہلے باب میں چودہ دلائل ہیں۔ قرآنی آیات سے استدلال کیا گیا ہے اور تائید میں اسلاف کی تفسیری کتب کو پیش کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں احادیث مبارکہ سے عقیدہ حیات الانبیاء پر تیس دلائل احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ احادیث کی توضیح واستدلال میں بھی محدثین کی کتب کے حوالہ جات لائے گئے ہیں۔ تیسرے باب میں چاروں فقہوں کے ائمہ اور اکابر کی عقیدہ حیات الانبیاء پر تصریحات کو ان کی کتب سے مصرح کیا گیا ہے۔ چوتھے باب میں علماء اہل حدیث کی تصریحات، حیات الانبیاء پر ان کی کتب سے باحوالہ پیش کی گئی ہیں۔ باب پنجم میں اکابر دیوبند کی تصریحات حیات الانبیاء پر باحوالہ نقل کی گئی ہیں۔ حیات الانبیاء کے دلائل پر یہ کتاب اس حوالہ سے نئی کتاب ہے کہ اس میں مصنف نے اپنی طرف سے بہت کم جو نہ ہونے کے برابر ہے لکھا ہے۔ ورنہ صرف قرآن مجید، احادیث نبویہ پر تفاسیر اور کتب حدیث کی تشریحاتی کتب کے حوالہ جات نقل کر دیئے ہیں۔ پوری کتاب میں کہیں بھی مصنف کے قلم نے شوخی کا انداز اختیار نہیں کیا۔ ڈھیرے ڈھیرے دلائل کے انبار لگائے اور خوبصورت کتاب کا گلدستہ پیش کر دیا ہے جو ہر اعتبار سے دلربا ہے۔ پڑھیں کہ پڑھنے کی چیز ہے۔

دنیا میں جنت کا باغ: مؤلف: مولانا عبدالحمید تونسوی: صفحات:۷۲: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مرکز رحماء بینہم جامع مسجد صدیقیہ تنظیم اہل سنت ابدالی روڈ چوک نواں شہر ملتان!

یہ بھی مولانا عبدالحمید تونسوی کی کتاب ہے۔ اس میں ''ریاض الجنۃ'' والی حدیث شریف کی بہت ہی نفیس تحقیق کو جمع کر دیا گیا ہے۔

ضعیف حدیث کی شرعی حیثیت: مؤلف: مولانا عبدالحمید تونسوی: صفحات:۷۲: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مرکز رحماء بینہم جامع مسجد صدیقیہ تنظیم اہل سنت ابدالی روڈ چوک نواں شہر ملتان!

کتاب کے عنوان پر دلائل کے اعتبار سے باحوالہ ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے۔

آب زمزم کے فضائل واحکام: مؤلف: مولانا عبدالحمید تونسوی: صفحات:۵۶: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مرکز رحماء بینہم جامع مسجد صدیقیہ تنظیم اہل سنت ابدالی روڈ چوک نواں شہر ملتان!

اس عنوان پر اتنی عمدگی سے خوبصورت دلائل کا انبار جمع کر دیا گیا ہے کہ پڑھتے ہی دل بہار بن جائے۔ اس کتاب کے بعد اس عنوان پر مزید کسی کتاب کی تشنگی باقی نہیں رہتی۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

ختم نبوت کانفرنس پاکپتن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکپتن کے زیراہتمام مدرسہ حنفیہ فریدیہ پاکپتن میں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مورخہ ۲۰ رجنوری بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے معروف خطیب مولانا محمد اسماعیل شاہ کاظمی، مولانا طلحہ ایوب حیدری، مولانا عبدالحکیم نعمانی سمیت دیگر ممتاز علماء کرام نے خطابات کئے۔ قرب وجوار سے علماء کرام، مذہبی رہنماؤں اور عوام الناس نے اس کانفرنس میں بھرپور شرکت کی۔ کانفرنس کے خصوصی مہمان جمعیت علماء اسلام کے سینئر حافظ حمداللہ بوجہ بیٹے کی علالت کانفرنس میں شرکت نہ کرسکے۔ مقررین نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا فریضہ سرانجام دینا قربت خداوندی اور شفاعت نبوی ﷺ کو حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ بنوں

پروگرام کے مطابق مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پہلے مرکز علوم ختم نبوت کرم پل بنوں تشریف لائے۔ انہوں نے وہاں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں قادیانیت کو ریورس گیر لگ چکا ہے۔ انشاء اللہ! وہ دن دور نہیں جب پوری دنیا سے قادیانیت کا وجود ختم ہوجائے گا۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ عالمی مجلس کی ہر تین سال کے بعد ممبر سازی اور جماعتوں کی تشکیل ہوتی ہے۔ گذشتہ کئی سالوں سے بنوں میں مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی کی قیادت میں مجلس یونین کونسلوں کی سطح تک ترقی کررہی ہے جسے صوبائی جماعت کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ آپ نے کہا کہ بنوں میں مفتی عظمت اللہ سعدی کے علاوہ کوئی امیر مقرر نہیں کیا گیا۔ بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد گڑھی شیر احمد خان میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت ملک اور ملت کے لئے ایک ناسور ہے۔ یہ لوگ بڑی چالاکی سے سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانی دھوکہ دے رہے ہیں۔ ان کی شاطرانہ چالوں سے مسلمانوں کو آگاہ ہونا چاہئے۔ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد کوثر فتح خیل میں مجمع عام سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج پوری دنیا کی نظریں ناموس رسالت کے قانون پر ہے۔ یہ لوگ اس قانون کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن مسلمان قوم کبھی بھی آقا نامدار ﷺ کی گستاخی برداشت نہیں کرسکتی۔ آپ نے اپنے خطاب میں تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ قادیانیوں کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کرکے حضور نبی کریم ﷺ کے سچے امتی ہونے کا ثبوت دیں۔

ماموں کانجن میں قادیانیت کی ذلت

گورنمنٹ ہائی سکول طارق کالونی ماموں کانجن میں لیبارٹری اسسٹنٹ کی سیٹ جو کہ خالی تھی تو چک نمبر۱۹۲گ ب مریدوالا سمندری فیصل آباد کے طارق محمود قادیانی ٹیچر چک نمبر۵۰۹گ،ب، ماموں کانجن کے بیٹے نے باپ کے مرنے کے بعد ۱۷اراے، کے کوٹے میں موجودہ سیٹ کے لئے اپلائی کیا۔ پرنسپل گلزار احمد بھٹی صاحب نے اس کے قادیانی معلوم نہ ہونے کی وجہ سے او کے کردیا۔ متعلقہ ہائی سکول کے ایک اور باہمت سینئر ٹیچر بھائی احمد حسن صاحب کو جیسے ہی معلوم ہوا انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماموں کانجن کے جنرل سیکرٹری مولانا عطاء اللہ نقشبندی اور مبلغ مولانا محمد خبیب سے مشورہ کرتے ہی سکول کے باقی تمام ٹیچرز کو عقیدہ ختم نبوت اور مرزائیت کے حوالہ سے بتلایا سب نے مل کر پرنسپل صاحب سے بات چیت کی کہ آپ نے جس ٹیچر کی درخواست پر سائن کئے ہیں۔ وہ مسلمان نہیں قادیانی ہے۔ جو ہمیں کسی بھی صورت میں اس سکول کے اندر برداشت نہیں۔ اللہ نے فضل فرمایا محترم گلزار احمد بھٹی صاحب نے قادیانی ٹیچر کی درخواست ختم کروا کر ایک مسلمان ٹیچر منتخب کر لیا۔ الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماموں کانجن کے وفد نے محترم پرنسپل، بھائی احمد حسن اور دیگر ٹیچرز کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی۔

قادیانیت نوازی قبول نہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلعی امیر مولانا محمد اشرف مجددی اور مرکزی مبلغ مولانا محمد عارف شامی نے ایک مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی ملک و اسلام دشمنی کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اگر غداروں کے ناموں پر اداروں کے نام رکھنے ہیں تو پھر میر جعفر، میر صادق، جنرل (ر) یحییٰ خان اور شیخ مجیب الرحمٰن کے ناموں پر بھی اداروں کو منصوب کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سازش کے تحت قادیانیوں کو تعلیمی ادارے واپس کر کے مسلمان طلباء کی گمراہی کا راستہ کھولا جارہا ہے۔

آہ ایک اور چراغ بجھ گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ اروتی اڈہ پیر محل کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد طیب ۱۸رجنوری ۲۰۱۷ء بدھ کی رات بھاول پور وکٹوریہ ہسپتال میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ جنازہ اور تدفین آبائی گاؤں چک نمبر۵۶۷گ،ب، میں ہوئی۔ مولانا ایک خوش مزاج خوش اخلاق نیک سیرت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے متحرک کارکن و معاون تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب اور تحصیل امیر مفتی محمد شیراز نے تعزیت کی اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام مدارس میں مولانا مرحوم کے لئے ایصال ثواب دعاء مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعائیں کروائی گئیں قارئین لولاک سے بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔

جان کر من جملۂ خاصانِ میخانہ مجھے
مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ مجھے

ماہ نامہ الفاروق کی ''اشاعت خاص''

بیاد

استاذ الاساتذہ، رئیس المحدثین، بخاری عصر، صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ

اس اشاعت میں حضرت شیخ سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کی عزیمت سے عبارت سیرت وسوانح، اَحوال وآثار، تدریس، تصنیف، تبلیغ، تزکیہ، جہاد اور دیگر شعبہ ہائے دین میں آپ کی خدمات، علمی وعملی مقام ومرتبہ، مسلک علماءِ حق اور دینی مدارس کے تحفظ، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قیام واستحکام، ہم مسلک جماعتوں میں اتحاد واتفاق کے لئے دردمندانہ کاوشیں اور باطل فتنوں کی سرکوبی کے سلسلے میں آپ کی جدوجہد کے متعلق گراں قدر مضامین شامل ہوں گے۔

حضرت شیخ سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ، مریدین ومتوسلین، متعلقین ومنتسبین اور محبین سے درخواست ہے کہ وہ اس یادگاری اشاعت میں اپنی یادداشتوں، مضامین، منظومات اور تاثرات کے ذریعے شرکت فرمائیں۔ اگر کسی کے پاس حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی تحریر یا خط ہو تو اس کی کاپی بھی ارسال فرمائیں۔

خاص نمبر کی حتمی تاریخ اشاعت کا اعلان بہت جلد کر دیا جائے گا

خط کتابت کے لیے: ماہنامہ الفاروق، جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی، بلاک نمبر ۴ کراچی
پوسٹ بکس نمبر 11009، شاہ فیصل ٹاؤن، بلاک نمبر 4، کراچی، پوسٹ کوڈ نمبر 75230
فون 34573865, 021-34571132، فیکس 021-34571525
ای میل info@farooqia.com ویب سائٹ www.farooqia.com

تقریب سعید اختتام
صحیح بخاری شریف
خواجہ خواجگان قطب زمان امام الاولیاء
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تاریخ
26 مارچ 2017
27 جمادی الثانی
بروز اتوار بعد نماز ظہر
ان شاء اللہ
بمقام
جامعہ عربیہ سعدیہ
خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ
کندیاں ضلع میانوالی
مخدوم العلماء، فرزند خواجہ خواجگان
حضرت مولانا
عزیز احمد صاحب
دامت برکاتہم العالیہ
منتظم جامعہ عربیہ سعدیہ
خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ
کندیاں
0300-8999668
0333-6836228

10 ویں سالانہ عظیم الشان
ختم نبوت کانفرنس
بمقام
الفتح گراؤنڈ
سلیمی چوک
ستیانہ روڈ
فیصل آباد
بتاریخ 9 مارچ بروز جمعرات بعد عشاء
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
محمد ناصر الدین خان خاکوانی
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد صاحب
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب
حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری صاحب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد
0301
7224794

ختم نبوت زندہ باد
اسلام زندہ باد
جامع مسجد یوسف بنوری الہادی ٹاؤن ڈیفنس روڈ سیالکوٹ
تیسری سالانہ عظیم الشان
ختم نبوۃ کانفرنس
ارشد محمود صفدر
فقیر اللہ اختر
سید شبیر احمد گیلانی
تمام اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے
22 مارچ 2017 بروز بدھ بعد نماز مغرب ان شاء اللہ
قاضی احسان احمد
احمد صدیق
محمد قاسم اعوان
عبدالحمید وٹو
گوجرانوالہ
شعبہ نشرواشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ سیالکوٹ

ختم نبوت زندہ باد
اسلام زندہ باد
جامع مسجد ختم نبوت ہاشمی کالونی کنگنی والہ گوجرانوالہ
7 ویں سالانہ عظیم الشان
ختم نبوۃ کانفرنس
محمد یوسف عثمانی
محمد عارف شامی
احمد حسین زید
محمد اشرف مجددی
زاہد الراشدی
تمام اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے
24 مارچ 2017 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب ان شاء اللہ
صاحبزادہ حضرت مولانا پیر طریقت
خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ العالی
حضرت مولانا عالم باعمل شاہین ختم نبوت
اللہ وسایا صاحب مدظلہ العالی
شعبہ نشرواشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ گوجرانوالہ
0302-5152137

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

لانبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر میں

نامور علماء ومناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے ان شاء اللہ

36واں سالانہ ختم نبوۃ کورس

بتاریخ

29 اپریل 2017 تا 20 مئی 2017

مطابق

3 شعبان ۱۴۳۸ھ تا 24 شعبان ۱۴۳۸ھ

زیر سرپرستی

استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر

عبدالرزاق اسکندر صاحب

دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

نوٹ: کورس میں شرکت کرنے والے ہر طالب علم کو مجلس کی طرف سے 5 ہزار روپے کی کتب فری دی جائیں گی

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ: شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ:
مولانا عزیز الرحمٰن ثانی 0300-4304277
مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670